بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقلیدِ ائمۂ ملّت

از

مولانا عبدالوہاب خان قادری رضوی

باہتمام

مفتی احمد میاں برکاتی

ناشر

مکتبۂ قاسمیہ برکاتیہ

دارالعلوم احسن البرکات حیدرآباد

نام کتاب : تقلید ائمہ ملت
مصنف : مولانا محمد عبدالوہاب خاں قادری
محرک : پیر احسان اللہ خاں
مؤید : حافظ محمد رمضان برکاتی
تقدیم : ابو حماد مفتی احمد میاں برکاتی
کتابت : محمد رمضان انصاری
پروف ریڈنگ : محمد میاں نوری
صفحات : ۷۲
تاریخ اشاعت : مئی ۱۹۸۵ء بار اوّل
دسمبر ۱۹۹۳ء بار دوم
نگراں طباعت : حافظ محمد حماد رضا خاں نوری
قیمت : ــــــــــــ ۱۰/۵۰

ملنے کا پتہ

۱۔ مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ، دارالعلوم احسن البرکات، شاہراہ مفتی محمد خلیل خاں، حیدر آباد
۲۔ مکتبہ خلیلیہ برکاتیہ، جامعہ خلیلیہ برکاتیہ، الوحید کالونی، حالی روڈ حیدر آباد۔

يا ايها الذين امنوا اطيعوا الله واطيعوا الرسول واولى الامر منكم (القرآن)

اے ایمان والو! حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا اور ان کا جو تم میں حکومت والے (فقہا) ہیں۔

تقلیدِ ائمہ ملّت

بجواب

اصلی اہلسنّت

— تصنیفِ لطیف —

حضرت مولانا محمد عبدالوہاب خاں قادری رضوی مدّظلہ

تقدیم

ابو حماد مفتی احمد میاں برکاتی

ناشر

نوری اکیڈمی، حیدر آباد

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر

فرمان برکت نشان علامہ زمان فہامہ دوران ناصر اہل ایمان ماحی کفر و طغیان حضرت الحاج مولانا مفتی محمد اختر رضا خاں صاحب الازہری القادری دامت برکاتہم العالیہ۔ جانشین مفتی اعظم ہند، خانقاہ عالیہ رضویہ بریلی شریف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم و آلہ و صحبہ الکرام اجمعین

فقیر نے محب محترم مولانا مولوی عبدالوہاب صاحب قادری رضوی کا یہ رسالہ مبارکہ غیر مقلدین کے رد میں دیکھا۔ مصنف علام نے بفضلہ تعالیٰ غیر مقلدین کے فضائح کو انہیں کی کتابوں سے آشکار فرمایا ہے۔ کتاب مطالعہ سے تعلق رکھتی ہے اور اس کا مطالعہ اہل سنت کو ازبس مفید ہے۔ مولیٰ تعالیٰ کریم مصنف علام کو جزائے خیر اور کتاب کو قبول عام بخشے۔ آمین۔ و صلی اللہ تعالیٰ علیٰ سیدنا محمد و آلہ و صحبہ الکرام اجمعین

فقیر محمد اختر رضا خان ازہری قادری غفرلہ

تقدیم

از : ابو حماد مفتی احمد میاں برکاتی

مفتی اہلسنت ، حیدرآباد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی خاتم النبیین ط

شراب پر اگر شربت کا لیبل لگایا جائے تو شراب ، شربت نہ بنے گی ، نقلی مال پر اصلی کا لیبل لگانے سے بھی چیز جعلی ہی رہے گی اور بہر صورت قانونا کی نگاہ میں یہ دھوکہ اور فریب کہلائے گا ، جسکی سزا ہر معاشرہ میں موجود ہے ، قادیانی خود کو مسلمان کہے تو بھی مرتد ہی رہے گا اور اسلامی حکومت میں واجب القتل ۔ آجکل تو لوگ ہر نقلی مال پر اصلی لکھکر فروخت کرتے ہیں ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنے غیبی خبرنامہ میں ہزار سو سال قبل ارشاد فرمادیا تھا کہ آخر زمانہ میں کچھ نقلی مسلمان اصلی ہونیکا دعویٰ کریں گے ، سرکار کی پیش گوئی پوری ہوئی اور نقلی سواد اعظم ، نقلی اہلسنت کے لیبل چپیاں کرکے میدان میں کود پڑے ، ایسے ہی نقلی مسلمانوں میں غیر مقلدین کا فرقہ بھی ہے ۔ بھولے بھالے مسلمان ان کی چکنی چپڑی باتوں میں آکر بہک رہے ہیں ۔ حالانکہ اگر ان کے عقائد کا مطالعہ کریں تو ان سے قریب بھی نہ پھٹکیں لوگ ان کے پیچھے نماز پڑھکر اپنی نمازوں کو اکارت کرتے ہیں ،

فی الواقع فرقہ غیر مقلدین، گمراہ بددین، ضالین مفسدین ہیں انہیں تو امام بنانا ہی حرام ہے، ان کے پیچھے نماز پڑھنا منع ہے، ان سے ملنا جلنا آگ ہے، یہ لوگ تقلید ائمہ دین کے دشمن ہیں، عوام اہل اسلام کے رہزن ہیں، مذاہب اربعہ کو چوراہا بتائیں، ائمہ ہدیٰ کو احبار و راہب ٹھہرائیں، سچے مسلمانوں کو کافر و مشرک بنائیں، ان کی امامت سے بچنا لازم ہے، انہیں اپنے اختیار سے تو ہرگز کوئی سنی محب سنت امام نہیں بنائیگا، اور جہاں وہ امام ہوں اور روکنے پر قدرت نہ ہو سنی کو چاہیئے دوسری جگہ امام صحیح العقیدہ کی اقتدا کرے حتیٰ کہ جمعہ میں بھی جبکہ اور جگہ مل سکے اور اگر مجبوری ان کے پیچھے پڑھ لی یا پڑھنے کے بعد حال کھلا تو نماز دہرائے اگرچہ وقت جاتا رہا اگرچہ مدت گزر چکی ہو، علامہ شامی نے رد المحتار میں یہی تحقیق فرمائی ہے ــ اس حکم کو سمجھنے کیلئے پانچ موٹی باتیں ذہن میں رکھیں، اوّل یہ کہ یہ فرقہ بدترین اہل بدعت سے ہے کہ ان کے نزدیک جو ان کے مذہب پر نہیں وہ سب مشرک ہیں لہٰذا انکے اس عقیدہ کے تحت معاذ اللہ تمام مومنین، ان موحدین کے علاوہ مشرک ہوئے اسی بنا پر انہوں نے حرم خدا کعبہ اور حرم مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو دار الحرب ٹھہرایا اور وہاں کے رہنے والوں کو کافر و مشرک ٹھہرا کر جہاد کے نام پر خروج کیا اور حرمین طیبین پر غلبہ پایا، اس واقعہ کا ذکر علامہ بن عابدین نے فتاویٰ شامی میں جلد ثالث کتاب الجہاد میں فرمایا اعتقدوا انھم ھم المسلمون وان من خالف اعتقادھم مشرکون ہ ان کا یہ عقیدہ کہ بس وہی مسلمان ہیں باقی سب مشرک ہیں ــ یہ فتنہ اشنیعہ وہاں سے دھکا ہوا اور پاک شہروں سے مردود ہو کر دار الفتن ہندوستان پہنچا جہاں اس نے اپنے قدم جمائے، ایک فرقہ نے بظاہر مسائل فرعیہ میں تقلید ائمہ کا نام لیا اور دوسرے نے اسے بھی بالائے طاق رکھدیا پھر آپس

میں چل گئی وہ انہیں گمراہ اور یہ انہیں مشرک کہنے لگے مگر مخالفت اہلسنت اور عداوت اہل حق میں پھر ملۃ واحدۃ رہے۔ حضور علیہ السلام نے ان کے بارے میں فرمایا:

آخر زمانے میں کچھ لوگ حدیث السن سفیہ العقل

آئیں گے کہ اپنے زعم میں قرآن یا حدیث سے سند پکڑیں گے اسلام سے نکل جائیں گے جیسے تیر نشانے سے نکل جاتا ہے ایمان ان کے گلوں سے نیچے نہ اترے گا،

(بخاری، مسلم)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے، عرض کی گئی یا رسول اللہ ان کی علامت کیا ہے؟ فرمایا: سر منڈانا، یعنی ان کے اکثر سر منڈے ہوں گے۔ بعض احادیث میں یہ بھی آیا کہ مشمری الازار۔ پنڈلی سے کپڑا اٹھائے ہوئے ہونگے۔

دوم: یہ لوگ یعنی غیر مقلدین بدمذہبی کے علاوہ فاسق معلن بے باک بھی ہیں اور فاسق کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے۔ ان کا فسق اول یہ ہے کہ مسلمانوں کو گالیاں دیتے ہیں، حضور علیہ السلام نے فرمایا: سباب المسلم فسق مسلمان کو برا بھلا کہنا فسق ہے (مسند احمد، بخاری، مسلم، ترمذی، النسائی، الحاکم، ابن ماجہ) دوسرا فسق یہ کہ علماء کو طعن کرتے ہیں، جبکہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: تین شخص ہیں جنکی تحقیر کرنے والا منافق ہوگا، (۱) وہ جسے اسلام میں بڑھاپا آیا (۲) ذی علم (۳) امام عادل — اس کے علاوہ ان کے اور بھی فسق ہیں جن کی یہاں گنجائش نہیں، ان میں سے ایک یہ کہ یہ لوگ اولیاء کرام سے عداوت رکھتے ہیں، جس کی مثالیں عام ہیں، صرف فاسق ہی ہونا امام بنانے کو منع نہیں کرتا بلکہ فاسق کو آگے بڑھانا یہ اس کی

تعظیم ہے جبکہ فاسق شرعاً اہانت کا مستحق ہے۔

سوم: ان کے فقہی مسائل متعلقہ نماز و طہارت مذاہب حقہ سے کتنے مختلف ہیں، ملاحظہ ہوں (۱) پانی کتنا ہی کم ہو نجاست پڑنے سے ناپاک نہیں ہوتا جب تک رنگ یا بو یا مزہ نہ بدلے (طریقہ محمدیہ، نواب صدیق حسن خان بہادر بھوپال مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی ص۶ و ص۷) اس کا مطلب یہ ہوا کہ کنواں تو بڑی چیز ہے اگر پاؤ بھر پانی میں دو تین ماشے اپنا یا کتے کا پیشاب ڈال دیجئے پاک رہے گا مزے سے وضو کیجئے نماز پڑھیے کچھ مضائقہ نہیں (العیاذ باللہ) (۲) جو اپنی بیوی سے جماع کرے اور انزال نہ ہو تو اس کی نماز بغیر غسل کے درست ہے (ہدایت قلوب قاسیہ ص۴۶، از مولوی محمد سعید شاگرد مولوی نذیر حسین) اس قسم کی اور مثالیں موجود ہیں، ذی عقل و شعور کیلئے یہی کافی ہیں، تمام فقہا اور صحابہ کرام کا مسلک ان سے مختلف ہے ـــــ

چہارم: یہ صریح متعصبین جن کا اصل مقصود مسلمانوں کی تکفیر ہے اور دن رات اسی کوشش میں لگے رہتے ہیں، جیسا کہ ان کی تقریروں اور تحریروں سے جابجا ثابت ہے اور مسلمانوں کو کافر قرار دینا خود کفر ہے، تو بتایئے ایسوں کی اقتدا کیونکر درست ہوگی، جبکہ امام اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو شخص ضروریات عقائد کی بحث میں یہ چاہے کہ اس کا مخالف خطا کر جائے وہ کافر ہے کہ اس نے ایک مسلمان کو کفر میں مبتلا ہونا چاہا اور رضا بالکفر آپ ہی کفر ہے، یعنی ایسے شخص سے اسی چاہنے پر کفر کا اندیشہ ہے۔

پنجم: یہ لوگ تقلید کو شرک اور حنفیہ، مالکیہ، شافعیہ، حنبلیہ سے سب ائمہ مقلدین کو مشرک بتاتے ہیں، یہ صراحۃً مسلمانوں کو کافر

کہنا ہے اور پھر ایک کو، نہ دو کو بلکہ لاکھوں کروڑوں کو اور
پھر آج کل سے ہی نہیں گیارہ سو سال سے عامہ مومنین کو جن میں
بڑے بڑے محبوبان خدا اور اساطین شریعت تھے۔ ان کے
مذہب کے بانی کے مقتدا اور پیشوا شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی

اپنے رسالہ 'انصاف' میں لکھتے ہیں: "دو صدی کے بعد ہی مسلمانوں میں
تقلید شخصی کا ظہور رہوا، ایسا شخص کم ہی رہا جو ایک امام معین کے مذہب
پر اعتماد نہ کرتا ہو" اس عبارت سے ظاہر ہوا کہ تقلید بارہ سو برس سے چلی
آرہی ہے اور ہر زمانہ میں علماء کا تقلید پر عمل رہا، یہ لوگ تقلید کو کفر و شرک
اور لاکھوں کروڑوں مقلدین کو مشرک اور کافر ٹھہرا کر علامہ شامی کے اس
بیان کی تائید کر رہے ہیں کہ یہ لوگ اپنے طائفہ کے سوا، تمام عالم کو مشرک کہتے
ہیں اور جو شخص ایک مسلمان کو بھی کافر کہے ظواہر احادیث صحیحہ کی بنا پر وہ خود کافر
ہے مسلم شریف کے الفاظ یہ ہیں:

ایما امرئ قال لاخیہ کافر فقد باء بہا احدھما ان کان کما قال والا رجعت علیہ۔

جو شخص کسی کلمہ گو کو کافر کہے تو ان
دونوں میں ایک پر یہ بلا ضرور پڑے
گی، اگر جسے کہا وہ حقیقتاً کافر تھا
جب تو خیر ورنہ یہ کلمہ اسی کہنے والے
پر پلٹے گا۔

بہر حال ان کے عقائد ملاحظہ فرمانے کے بعد اہلسنت کو چاہیئے، ان
سے پرہیز رکھیں ان کے معاملات میں شریک نہ ہوں اپنے معاملات میں
انہیں شریک نہ کریں کہ احادیث میں آیا اہل بدعت بلکہ فساق کی صحبت
سے بچو اور بے شک بد مذہب آگ ہیں۔ بالجملہ ہر طرح ان سے دوری
مناسب ہے خصوصاً ان کے پیچھے نماز سے بچنا واجب۔ حضور علیہ
السلام ارشاد فرماتے ہیں:

ان سرکم ان تقبل صلوٰتکم فلیؤمکم خیارکم فانہم وفدکم فیما بینکم و بین ربکم ۔

اگر تمہیں اپنی نماز کا قبول ہونا خوش آتا ہو تو چاہیئے جو تم میں اچھے ہوں وہ تمہارے امام ہوں کہ وہ تمہارے سفیر ہیں تمہارے اور تمہارے رب کے درمیان ۔

(تاریخ بخاری، ابن عساکر)

ان تمام اقوال کی روشنی میں کیا کسی مسلمان کی نماز ان لوگوں کے پیچھے ہو سکتی ہے ۔ خلاصہ یہ کہ ایسے بد عقیدہ لوگوں سے دوری بہتر ہے ۔ فاضل اجل حضرت مولانا محمد عبد الوہاب خان صاحب قادری رضوی زید مجدہم نے بھی ایسے ہی ایک دعویٰ کا تعاقب کیا ہے اور چور کو گھر تک پہنچایا ہے اور ؏

مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری

کے تحت ، غیر مقلدین کو ان ہی کے جال میں پکڑ لیا ہے — یہ مختصر رسالہ ہر ذی عقل و شعور کیلئے کافی ہے ۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مصنف کو جزاء خیر دے ان کی عمر میں برکت عطا فرمائے ۔

ابو حماد مفتی احمد میاں برکاتی

۱۲ر فروری ۱۹۹۰ء

مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ دار العلوم احسن البرکات

حیدر آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ الذی ھد انا السنن ٭ وجعل فینا کل امام حسن ٭ والصلوٰۃ الحنانۃ والسلام الاحن ٭ علی الامام الامین والامان الامن ٭ محمد مربی الروح والبدن ٭ والہ وصحبہ فی السمو والعلن ٭ والائمۃ المجتہدین مصابیح الزمن ٭ وعلینا معھم یا عظیم المنن ٭ واشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ صلی علیہ ربہ وسلم ومن اما بعد،

اے عزیز! جان لو کہ اللہ عزوجل نے اپنے حبیب پاک صاحب لولاک احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو رحمۃ للعالمین بنا کر مبعوث فرمایا کما قال اللہ تعالیٰ فی القرآن المجید والفرقان الحمید

وما ارسلنک الا رحمۃ للعالمین۔ اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کیلئے۔

خلاصہ یہ کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام عالمین کے لئے رحمت بنا کر بھیجا گیا۔ تو مرسِل بھیجنے والا خالق کائنات، مرسَل جس کو بھیجا گیا سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مرسل الیہم جن کی طرف بھیجا گیا ساری کائنات، خلاصہ یہ کہ مرسِل اللہ عزوجل مرسل الیہم مخلوق، محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کہ مرسَل ہیں اللہ اور مخلوق کے درمیان میں وسیلہ جلیلہ، پس تمام مخلوق محتاج، حضور صلی اللہ علیہ وسلم محتاج الیہ، چنانچہ آپ کا نام قاسم نعمۃ اللہ بھی ہے یعنی اللہ عزوجل کی نعمتوں کو تقسیم فرمانے والے۔ لہٰذا ان کی رحمت وفیض تمام عالم کہ ماسوا اللہ کو کہتے ہیں محیط، انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی نبوت میں، صدیق کی صداقت میں، فاروق کی عدالت میں، ذی النورین کی سخاوت میں، حیدر کرار کی شجاعت میں، اولیاء کرام کی کرامت میں، ائمہ کرام کی امامت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فیض جاری ہے اور ہمیشہ جاری رہے گا۔ چنانچہ حنفیوں میں امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فیض اور مالکیوں میں امام مالک رضی اللہ عنہ کا فیض، شافعیوں میں امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فیض، حنبلیوں میں امام حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فیض

درحقیقت رحمت عالمیان محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی کا فیض ہے خلاصہ یہ کہ اللہ عزوجل جس کا رب ہے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کیلئے رحمت ہیں۔ بلا تشبیہ یوں سمجھیے کہ بندوں کو روزی، زراعت، تجارت و ملازمت وغیرہم کے ذریعہ پہنچتی ہے مگر حقیقت میں روزی عطا فرمانے والا اللہ عزوجل ہے اسیطرح جو فیوض و برکات ائمہ مجتہدین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے وسیلہ جلیلہ سے بندوں کو مل رہے ہیں وہ حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی کا فیض و رحمت ہے جنکا ارسال فرمانے والا اللہ عزوجل ہے۔ اگر کچھ لوگ اپنے وسائل پر یقین کریں اور اللہ عزوجل کی ربوبیت سے منکر ہوجائیں اس سے اللہ کی ربوبیت میں کوئی فرق نہیں آتا لیکن مسلمانوں کے نزدیک وہ بے دین گمراہ ضرور ہیں۔ منکرین کا وجود ہر زمانہ میں موجود، حتیٰ کہ عہد ہمایوں مہد سرکار احمد مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں جو تمام زمانوں سے افضل و اعلیٰ، جس کے متعلق سرکار دو جہاں ارشاد فرمائیں، خیر القرون قرنی اُس زمان ذیشان میں بھی منکرین شر اٹھاتے فتنے پھیلاتے رہے کتنے تھے وہ کہ برملا سرکار ابد قرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رسالت کا انکار کرتے اور علانیہ کہتے "لست مرسلا" کہ تم رسول نہیں۔ اور کتنے وہ تھے جنہوں نے ازراہ فریب اسلام کا قلادہ اپنے گلے میں ڈالا اپنے مسلمان ہونے کا اعلان کیا، خدمت اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوتے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے رسول ہونے کی گواہی دیتے، کما قال اللہ تعالیٰ فی القرآن المجید بسم اللہ الرحمٰن الرحیم،

اذا جاءک المنافقون قالوا نشھد انک لرسول اللہ واللہ یعلم انک لرسولہ واللہ یشھد ان المنافقین لکذبون۔

جب منافق تمہارے حضور حاضر ہوتے ہیں کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ حضور بے شک یقیناً اللہ کے رسول ہیں اور اللہ جانتا ہے کہ تم اس کے رسول ہو اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ منافق ضرور جھوٹے ہیں۔

یہ وہ تھے جو بظاہر اپنے کو مسلمان کہتے اور بباطن میں اسلام کو مٹانے کی ہر ممکن کوشش کرتے پھر جس قدر زمان پاک صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بعد (دوری) ہوتا گیا فتنے بڑھتے گئے ان ہی فتنوں میں سے ایک فتنہ غیر مقلدین کا ہے جو خود کو اہلحدیث کہتا اور مسلمانوں کو کافر و مشرک بتاتا ہے۔

حال ہی میں ایک روز پیر احسان اللہ خان صاحب مدظلہ سے شرف ملاقات حاصل ہوا۔ عقائد و مسائل پر سلسلہ گفتگو جاری رہا دریں اثنا پیر صاحب نے ایک کتابچہ مسمیٰ "اصلی اہلسنت" عنایت فرما کر جواب کا مطالبہ فرمایا اس کتابچہ کی انسانیت اور دل آزار عبارات دیکھ کر سخت افسوس ہوا اور حیرت بھی کہ الٰہی یہ ماجرا کیا ہے ؎ خود مسلمان کہلائیں اور مسلمانوں سے عظیم گروہ سواد اعظم کو مشرک و کافر ٹھہرائیں۔

آج جبکہ اسلام کو مسلمانوں کو اتحاد کی سخت حاجت ہے، اسلام دشمن سازشیں، بیرونی طاقتیں، کفار ملیشیں، برسرپیکار، مسلمانوں کے درپے آزار، ہر آن مٹانے پر تیار، فلسطین کا حال کسے معلوم نہیں، بیت المقدس پر مظالم کی کیفیت کسے معلوم نہیں۔ روس کی اسلام دشمنی پوشیدہ نہیں، بھارت کی جارحانہ صورت مخفی نہیں، ہر چہار جانب کفار کی یلغار، مسلمان نرغہ میں بے بس و لاچار۔ مگر یہ کیسے مسلمان ہیں کہ مسلمانوں کے اتحاد کو پارہ پارہ کرتے اور اپنے ہاتھوں اسلام کو مٹاتے نہیں شرماتے۔

تعارف

کتاب "اصلی اہلسنّت"

ایک محقق کے قلم کا فیض ہے جس کو مرکزی انجمن اہلحدیث ۴۵۶ گلی ۱۲ مجاہد کالونی نیشنل اسٹیڈیم روڈ کراچی ۱۲ نے طبع کرا کر تقسیم کیا،

غور طلب امر ہے کہ یہ ہیں کون "اصلی اہلسنت" جس طرح مسلمانوں سے مقابلہ میں کوئی آئے اس سے پوچھا تم مسلمان ہو وہ کہے نہیں "میں اصلی مسلمان ہوں۔ اسی طرح یہ اہلسنت نہیں بلکہ اصلی اہلسنت ہیں۔ پھر کتاب کا مرتب صرف اہلحدیث نہیں بلکہ مولوی بھی ہے اور علامہ بھی اور محقق بھی، ہر مولوی محقق نہیں ہوتا البتہ ہر محقق مولوی بھی ہوتا ہے اور علامہ بھی، جاہل ہرگز محقق نہیں ہو سکتا۔ محقق کی شان و جرأت ملاحظہ فرمائیں کہ نام تک ندارد۔ نام کیسے بتائیں کہ چور نام نہیں بتاتے مکروہ چہرہ نہیں دکھاتے نسب کو ظاہر کرتے گھبراتے بلکہ خوف کھاتے ہیں کہ یہ صورت پر گھونگٹ اگر کھل جائے تو شرمائے۔ وہ کون ہیں جو نام و نسب کو چھپاتے ہیں ہمیں بتانے کی حاجت نہیں پھر کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے۔ یہ نرالا محقق حرف "م" کو علم بنا کر اپنا مدعا بیان کرتا ہے ہم اس میم کو مجہول سے تعبیر کرتے ہیں تا کہ میم کی تفہیم ہو جائے۔

نسبت کا بیان

غیر مقلدین کے محقق مجہول رقمطراز ہیں "آپ اپنے امام کے نام پر حنفی کہلائیں ہم اپنے نبی کے نام پر محمدی نہ کہلائیں آپ ہی بتائیں نبی بڑا یا امام محمدی نسبت اچھی یا حنفی (پھر اس کے بعد لکھتا ہے) اصلی باپ ہوتے ہوئے پھر کسی اور کی طرف منسوب ہونا کس شریعت کا مسئلہ ہے جب حضور ہمارے روحانی باپ ہیں تو باپ کو چھوڑ کر کسی اور کی طرف نسبت کرنیکے یہ معنی ہیں کہ وہ اپنے باپ کا نہیں یا وہ غلط کار ہے جو اپنے آپ کو غیر کی طرف منسوب کرتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

لاترغبوا عن اٰبائکم فمن رغب ۔۔۔ جو اپنے باپ سے نسبت توڑتا ہے

عن ابیہ فقد کفر۔ وہ کفر کرتا ہے۔ (مشکوٰۃ)

دوسری حدیث میں فرمایا۔

من ادعا الیٰ غیر ابیہ وھو یعلم فالجنۃ علیہ حرام۔ جو اپنی نسبت غیر باپ کی طرف کرتا ہے اس پر جنت حرام ہے۔

جب حضور صلعم (صلی اللہ علیہ وسلم) ہمارے دینی باپ ہیں تو ان کو چھوڑ کر غیر کی طرف نسبت کرنا بے دینی نہیں اور کیا ہے۔ (اصلی اہلسنت ص ۴۲-۴۳)

سبحان اللہ! محقق مجہول کی حدیث دانی برتے پر اتراتے تحقیق کا دعویٰ فرماتے اگر ہم اترا ما کچھ نہ کہیں کہ علم وایمان، اخلاق وایقان کا التزام ہے۔ مگر آپ کو اپنے برادر نسبتی کا بھی خوف نہیں اگر کوئی غیر مقلد غزنوی یا امرتسری، غربا اور روپڑی کہ یہ دونوں احادیث تو نسبی اور حقیقی باپ سے متعلق ہیں نہ کہ روحانی اور دینی باپ سے متعلق اس کی مثال تو ایسی ہے کہ ولید نے خالد سے پوچھا تمہارے باپ کون اور نسبت کیا ہے خالد نے معاً جواب دیا میرے باپ کا نام محمد فاروق اور نسبت فاروقی ہے پھر خالد ولید سے پوچھتا ہے کہ تمہارا باپ کون اور نسبت کیا ہو ولید جس کو اپنے باپ کا علم ہی نہیں وہ تو ایک بازاری عورت کا بیٹا ہے وہ جانتا ہی نہیں کہ اصلی باپ کون ہے بڑی دیر بعد سوچکر کہتا ہے کہ میرے باپ آدم ہیں اور نسبت آدمی جس پر خالد کہتا ہے کہ آدم علیہ السلام تو سب ہی کے باپ ہیں تمہارا اصلی حقیقی باپ کون ہے جس پر ولید کہتا ہے آپ اپنے باپ کے نام پر فاروقی کہلائیں ہم اپنے ہی کے نام پر کہ ہمارے روحانی باپ آدم علیہ السلام ہیں آدمی نہ کہلائیں آپ ہی بتائیں کہ فاروقی بڑا یا آدم آدمی نسبت اچھی یا فاروقی۔

اس مثال سے بخوبی واضح ہو گیا ہے کہ محقق مجہول نے اپنے

باپ کی نسبت کو توڑا اور بحکم حدیث کفر کے مرتکب ہوئے اور جنت ان پر حرام ہو گئی یہ خود ہی فیصلہ کریں کہ غلط کار کون ہے؟ چنانچہ مجہول ابن مجہول ہیں نیز حنفی ہونا منافی اسلام نہیں قرآن کریم میں چچا کو آباء میں داخل فرمایا، مثلاً یعقوب علیہ السلام نے موت کے وقت اپنے بیٹوں سے فرمایا کہ میرے بعد کس کی پوجا کرو گے تو بیٹوں نے عرض کیا

قالوا نعبد الٰھک والٰہ اٰبائک ابراھیم واسمٰعیل واسحٰق الٰھاً واحداً — بولے ہم پوجیں گے اسے جو خدا ہے آپ کا اور آپ کے باپ ابراہیم و اسمٰعیل و اسحٰق کا ایک خدا، حضرت یعقوب علیہ السلام کے باپ اسحٰق علیہ السلام ہیں مگر اسحٰق علیہ السلام سے پہلے اسمٰعیل علیہ السلام کو جو چچا ہیں آباء میں شمار فرمایا گیا اس سے معلوم ہوا کہ آباء میں چچا کو شامل کرنے سے باپ کا چھوڑنا لازم نہیں آتا لہٰذا جو حنفی ہے وہ مسلمان ضرور ہے کہ ائمہ ملت اور اولیاء امت بکثرت حنفی ہیں مگر خود کو محمدی نہ صحابہ کرام نے کہا نہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہنے کا حکم دیا نہ ائمہ امت اور نہ اولیاء ملت نے اپنے کو محمدی کہا۔

محمدی ہونے کا بیان

محقق مجہول کو محمدی کہلانے پر بڑا ناز ہے، لکھتے ہیں "ہم اپنے نبی کے نام پر محمدی ضرور کہلائیں"، (اصلی اہلسنت ص۳) یہ محقق مجہول اور غیر مقلد سارے عامل حدیث ہونے کے دعویدار ہیں کوئی حدیث ایسی جس میں سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے محمدی کہلانیکا حکم دیا ہے؟ اگر نہیں تو حدیث سے جدا ہو کر محمدی کہلانا بدعت نہیں؟ تو بدعتی ٹھہرے حدیث میں تو مسلمین اور مومنین ہی فرمایا گیا ہے۔ حدیث :- اسحٰق ابن راہویہ مسند میں اور ابی بکر بن ابی شیبہ استاذ بخاری و مسلم مصنف میں امام مکحول تابعی سے راوی امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ

تعالیٰ عنہ کا ایک یہودی پر کچھ آتا تھا اس سے لینے تشریف لے گئے اور فرمایا،

والذی اصطفیٰ محمد علی البشر لا افارقک۔	قسم ہے اس کی جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام آدمیوں سے برگزیدہ کیا میں تجھے نہ چھوڑوں گا۔

یہودی بولا واللہ خدا نے انہیں تمام بشر سے افضل نہ کیا امیرالمؤمنین نے اسے ایک طمانچہ مارا وہ بارگاہ رسالت میں نالشی آیا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا "عمر تم طمانچہ کے بدلے اسے راضی کرو" یعنی ذمی ہے اور ہاں یہودی آدم صفی اللہ، ابراہیم خلیل اللہ، موسیٰ نجی اللہ، عیسیٰ روح اللہ وانا حبیب اللہ، اور میں اللہ کا پیارا ہوں ہاں اسے یہودی اللہ نے اپنے دو ناموں پر میری امت کے نام رکھے اللہ سلام ہے اور میری امت کا نام مسلمین رکھا اور اللہ مؤمن ہے اور میری امت کو مؤمنین کا لقب دیا، اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اس امت کا نام مسلم اور لقب مؤمنین ہے جس پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ناز فرمایا، غیر مقلدین کے محقق مجہول تو نبی کے سوا کسی کو امام مانتے ہی نہیں فرماتے ہیں "نبی تو امام ہو سکتا ہے بلکہ امام ہوتا ہے کیونکہ اسے خدا امام بناتا ہے نبی کے سوا کوئی امام نہیں ہو سکتا،

(اصلی اہلسنت صفحہ ۲۰)

اس کا مطلب یہ ہوا کہ غیر مقلد اگر کسی کو امام کہدیں تو وہ ان کا نبی ہی ہوگا چنانچہ غیر مقلدین کے مسلم بزرگ شیخ عبدالعزیز ابن باز رئیس جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ اپنے مقدمہ میں محمد بن عبدالوہاب کے متعلق فرماتے ہیں "امام العلامہ حبر الفہامہ... محمد بن عبدالوہاب بن سلیمان بن علی التمیمی (سیرت شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب صفحہ ۱۰، نیو آغا خان بلڈنگ مولانا آزاد روڈ بمبئی)

محقق مجہول کے اصول پر امام محمد بن عبدالوہاب کہنا ہی اس کو نبی ظاہر کرنا ہے چنانچہ یہ نسبت "محمدی" محمد بن عبدالوہاب کے نام سے موسوم

کی گئی، نیز مخفی نہ رہے غیر مقلدین کے پیشوائے زمان مولوی محمد اسمٰعیل دہلوی نے اس نسبت کا اجراء فرمایا، مشہور غیر مقلد مولوی اسمٰعیل گوجرانوالہ فرماتے ہیں "انہوں نے (محمد اسمٰعیل دہلوی) نے فرمایا اپنا نشان خالص محمدی رکھنا۔
(تحریک آزادی فکر صہ ۴۴)

نیز مرزا حیرت دہلوی فرماتے ہیں "پیارے شہید (اسمٰعیل دہلوی) نے ہزاروں بلکہ لاکھوں کی زبان سے کہلوادیا کہ ہم محمدی ہیں چاروں طرف سے آوازیں بلند ہو رہی تھیں کہ اس ضلع میں اتنے محمدی آباد ہیں اور اس ضلع میں اتنے محمدی آباد ہیں اور اس ضلع میں اتنی تعداد محمدیوں کی ہے"
(حیات طیبہ صہ ۱۳۹)

اس بیان سے واضح ہوا کہ محمدی نسبت کا موجد اسمٰعیل دہلوی ہے اس سے پہلے دنیا میں کوئی بھی اپنے کو محمدی نہ کہتا تھا، اور یہ نسبت محمد بن عبدالوہاب کے نام سے قائم کی گئی چنانچہ سارے غیر مقلد مولوی اسمٰعیل دہلوی کی تقلید کرتے اور اپنے کو محمدی کہلاتے ہیں۔

غیر مقلد کب سے اہلحدیث بنے؟

عقائد کی خرابی اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کی وجہ سے وہابی جب رسوا اور خوار ہونے لگے اور لفظ وہابی کو بدمذہبی گالی سمجھا جانے لگا اس وقت غیر مقلدین کے مسلم پیشوا، اور محدث مولوی محمد حسین بٹالوی نے بسیار جد و جہد کے بعد اپنی مہربان سرکار انگریز سے وفاداری کے صلہ میں لفظ وہابی کو بدل کر اہل حدیث کہلانے کی منظوری کے بعد تشہیر کی، چنانچہ ہفت روزہ "اہلحدیث" سوہدرہ کے ایڈیٹر مشہور غیر مقلد مولوی عبدالمجید سوہدری لکھتے ہیں "کس قدر شرم کا مقام ہے کہ بعض اہلحدیث علماء نے بھی (انگریز کے ساتھ) جہاد کے خلاف فتویٰ دیا خطاب بھی

پایا انعام بھی پایا مذہب وہابیت کی روح کو کچل کر رکھ دیا یہاں تک کہ وہابی کہلانا جرم سمجھا گیا اور سرکاری کاغذات میں بڑی جدوجہد کے بعد اپنا نام بدلوایا گیا بجائے وہابی کے اہلحدیث لکھوایا گیا۔ (انگریز اور وہابی صہ ۲۴)

معلوم ہوا کہ تبدیلی پوشاک خوبی کی خاطر اہلحدیث کا چولہ زیب تن فرمایا گیا جامہ کی تبدیلی مولوی محمد حسین بٹالوی کی رہین منت ہے، یہی مولوی عبدالمجید سوہدری مولوی محمد حسین بٹالوی کے حالات بیان کرتے ہوئے رقمطراز ہیں "لفظ وہابی آپ (محمد حسین بٹالوی) ہی کی کوشش سے سرکاری دفتر اور کاغذات سے منسوخ ہوا اور جماعت کو اہلحدیث کے نام سے موسوم کیا گیا" (سیرت ثنائی صہ ۳۷۲)

مولوی محمد اسمٰعیل پانی پتی مقالات سر سید جلد ۹ صہ ۲۱۲ اور مولوی محمد جعفر تھانیسری تاریخ عجیبہ صہ ۲۹،۵۰ میں لکھتے ہیں کہ مولوی محمد حسین بٹالوی نے گروہ وہابی غیر مقلدین کے لئے اہلحدیث مستقل نام تجویز کیا اور انہوں نے باقاعدہ برطانیہ کی وفاداری کا اعلان کرتے ہوئے سرکاری تحریرات میں وہابی کے بجائے اہلحدیث لکھے جانے کے احکامات جاری کرائے"

یہ چنانچہ اہلحدیثوں پر ان کی مہربان سرکار گورنمنٹ برطانیہ کا احسان ہے کہ انہوں نے وہابیوں کو اپنے سرکاری کاغذات میں لفظ وہابی کے استعمال کو منع فرمایا چنانچہ لیٹر ۱۷۵۸ مورخہ ۳ دسمبر ۱۸۸۶ء کو جاری فرماتے ہوئے لکھتے ہیں (ترجمہ) گورنر جنرل بہادر جناب سی آئی ایچی سن سے اتفاق رائے کرتے ہیں کہ آئندہ سرکاری خط و کتابت میں وہابی لفظ استعمال نہ کیا جائے (ہفت روزہ اہلحدیث ۲۶ جون ۱۹۰۸ء)

لفظ اہلحدیث میں نہ اللہ کی مرضی نہ حدیث سے واسطہ صرف ایسی سرکار انگریز کی منظوری سے اختیار کیا گیا، پس یہ لفظ اہلحدیث بدعت ٹھہرا،

اور سارے غیر مقلدین بدعتی اور محمد حسین بٹالوی کی تقلید اختیار کی گئی جو غیر مقلدین کے نزدیک شرک ہے چنانچہ اپنے اصول کے مطابق مشرک ہوئے جیسا کہ آئندہ بھی آتا ہے۔

غیر مقلدین نے کب جنم لیا؟

وہابیہ کے معتبر ترجمان، غیر مقلدین کے معتمد، جامع البیان، مولوی عبید اللہ سندھی فرماتے ہیں "پٹنہ کے مولانا ولایت علی معرکہ بالاکوٹ میں موجود نہ تھے موصوف مولانا اسمٰعیل شہید کی اس جماعت کے خاص رکن تھے جو مولانا شہید نے حجۃ اللہ پڑھنے کے بعد اس پر عمل کرنے والی ایک جماعت بنائی تھی جو لوگ رفع یدین اور آمین بالجہر کیا کرتے لیکن ہجرت کے موقع پر امیر شہید کے سمجھانے سے مصلحت عامہ کے پیش نظر اس جماعت کو ختم کر دیا گیا چنانچہ اب مولانا ولایت علی نے اس جماعت کے احیاء کو اپنا مقصد بنایا"

(شاہ ولی اللہ اور ان کی سیاسی تحریک جز ۱۴۱)

اس روایت سے معلوم ہوا کہ جمعیت غیر مقلدین کو مولوی اسمٰعیل دہلوی نے جنم دیا مگر مصلحت عامہ کے پیش نظر اس کو ختم کر دیا گیا جس کا احیاء مولوی ولایت علی نے کیا کہ اس طرح جماعت کو دوبارہ زندگی میسر آئی۔ غور طلب یہ بات ہے کہ رفع یدین، آمین بالجہر جو غیر مقلدین کا شعار ہے جس کو حسن حدیث کے مطابق بتلاتے ہیں صرف امیر سید احمد کے حکم سے مصلحت عامہ کی خاطر کیوں ترک کر دیا گیا جبکہ احیاء سنت مقصود تھا، گویا حدیث پاک پر سید احمد کے قول کو ترجیح دی گئی، مولوی عبید اللہ سندھی اسکی مزید وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں "جب مولانا محمد اسمٰعیل شہید نے حجۃ اللہ امام عبد العزیز سے پڑھی تو اپنے جد امجد شاہ ولی اللہ کے طریقہ پر عمل شروع کیا انہوں نے اپنی ایک خاص جماعت بھی تیار کی جو حجۃ اللہ۔

ابالغہ پر عمل کرے یہ لوگ شافعیہ کی طرح رفع یدین اور آمین بالجہر کرتے تھے جیساکہ شن میں مروی ہے دہلی کے عوام میں شورش پھیلتی رہی مگر حزب ولی اللہ کا کوئی عالم مولوی اسمٰعیل شہید اور ان کی جماعت پر معترض نہ ہو سکتا تھا بعد میں جب افغانی علاقہ میں ہجرت کا فیصلہ ہوا تو امیر (سید احمد) شہید نے مولانا اسمٰعیل سے دریافت کیا کہ مولانا آپ رفع یدین کیوں کرتے ہیں ؟ مولانا نے کہا رضائے الٰہی حاصل کرنے کیلئے ، امیر (سید احمد) شہید نے کہا کہ مولانا اب رضائے الٰہی کے لیئے رفع یدین کرنا چھوڑ دیجئے اس کے بعد مولانا شہید کی خاص جماعت نے بھی ان کی اطاعت میں یہ عمل چھوڑ دیئے ۔

(شاہ ولی اللہ اور ان کی سیاسی تحریک صد ۱۱۳، ۱۱۴)

اس روایت نے بالکل واضح کر دیا کہ غیر مقلدین رفع یدین اور آمین بالجہر وغیرہ امور مولوی اسمٰعیل کی تقلید میں کرتے ہیں اور ان ہی کی تقلید میں ان اعمال کو چھوڑ دیا تھا ۔ مزید شہادت درکار ہو تو محکم گواہ حاضر ہے مولوی محمد تھانیسری فرماتے ہیں ۔ یہ عمل بالحدیث کا چرچا جو اس وقت ملک ہندوستان میں ہو رہا ہے آپ ہی کی ذات مقدس کا پرتو ہے ۔

(سوانح احمدی ، حصہ چہارم صد ۱۳۹)

وہابیہ کی ان معتبر روایات سے خوب واضح ہو گیا کہ فرقہ غیر مقلد کو مولوی اسمٰعیل دہلوی نے جنم دیا اس سے قبل برصغیر میں اس فرقہ کا وجود نہ تھا بریں بنا دہلی کے عوام میں شورش بڑھتی رہی اور رفع یدین آمین بالجہر وغیرہ اعمال جو غیر مقلدین کا شعار ہیں حدیث پر ہرگز عمل نہیں بلکہ مولوی اسمٰعیل دہلوی کی تقلید میں جاری و ساری ہیں ۔

اہل حدیث اور لفظ حدیث کا استعمال

محقق مجہول فرماتے ہیں ۔ محمدی ، اہلسنت ، اور اہلحدیث ،

اہلحدیث کا نام زیادہ جامع ہے (پھر کہتا ہے) اہلحدیث کا نام اس سے بھی زیادہ جامع ہے کہ لفظ حدیث قرآن کو بھی شامل ہے اس لئے اہلحدیث سے مراد وہ جماعت ہوتی ہے جو قرآن و حدیث پر عمل کرے،

(اصلی اہلسنت ص ۳)

سبحان اللہ! کہاں حضرت مجہول کا اصلی اہلسنت ہونیکا دعویٰ فرمانا پھر پلٹا کھا کر محمدی جامہ زیب تن فرمانا اور اسمٰعیل دہلوی کی تقلید کا پٹہ گلے میں لٹکانا پھر لوٹ پوٹ کر اہلحدیث کا چولہ تن نازنین پر سجانا اور مولوی محمد حسین کی تقلید کا پٹہ زیب گلو بنانا اس پر فخر فرمانا۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ نیز واضح ہو کہ لفظ حدیث قرآن کریم میں جھوٹی کہانیوں اور من گھڑت افسانوں کو بھی فرمایا گیا، مثلاً۔

ومن الناس من یشتری لھو الحدیث لیضل عن سبیل اللہ بغیر علم و یتخذھا ھزوا اُولٰئک لھم عذاب مھین۔

اور کچھ لوگ کھیل کی باتیں (حدیث) خریدتے ہیں کہ اللہ کی راہ سے بہکا دیں بے سمجھے اور اسے ہنسی بنالیں، ان کیلئے ذلت کا عذاب ہے۔

(سورہ لقمٰن آیت ۶)

یہ آیت نضر بن حارث بن کلدہ کے حق میں نازل ہوئی جو تجارت کیلئے دوسرے ملکوں میں سفر کیا کرتا تھا اس نے عجمیوں کی کتابیں خریدیں جن میں قصے کہانیاں تھیں وہ قریش کو سناتا اور کہتا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں عاد و ثمود کے واقعات سناتے ہیں اور میں رستم و اسفندیار اور شاہان فارس کی کہانیاں سناتا ہوں کچھ لوگ ان کہانیوں میں مشغول ہو گئے اور قرآن پاک سننے سے رہ گئے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی معلوم ہوا کہ قرآن کریم نے جھوٹے افسانوں اور کہانیوں کو حدیث فرمایا کہ اس کے ذریعہ قرآن کریم سے روکتے اور گمراہ کرنا چاہتے، قرآن کریم میں دوسری جگہ ارشاد فرمایا جاتا ہے،

قد نزل علیکم فی الکتب ان اذا سمعتم اٰیات اللّٰہ یکفر بہا ویستہزء بہا فلا تقعدو معہم حتیٰ یخوضوا فی حدیث غیرہ انکم اذا مثلہم۔

بے شک اللہ تعالیٰ تم پر کتاب میں اتار چکا کہ جب تم اللہ کی آیتوں کو سنو کہ ان کا انکار کیا جاتا ہے اور انکی ہنسی بنائی جاتی ہے تو ان لوگوں کے ساتھ نہ بیٹھو جب تک وہ اور بات میں مشغول نہ ہوں ورنہ تم بھی ان ہی جیسے ہو۔

(سورۂ نساء آیت ۱۴۰)

یہاں کفار کی اس بکواس یعنی اللہ تعالیٰ کی آیتوں سے انکار اور ان کی ہنسی بنانے کو "حدیث" فرمایا گیا۔

تیسری جگہ ارشاد فرمایا،

واذا رایت الذین یخوضوا فی اٰیتنا فاعرض عنہم حتیٰ یخوضوا فی حدیث غیرہ۔

اور اے سننے والے جب تو انہیں دیکھے جو ہماری آیتوں میں پڑتے ہیں (یعنی طعن و استہزا مذاق کے ساتھ) تو ان سے منہ پھیر لے جب تک اور بات میں نہ پڑیں۔

(سورۂ انعام آیت ۶۸)

یہاں کفار کے طعن و استہزا یعنی ہنسی مذاق کو حدیث فرمایا گیا لہٰذا حکم دیا گیا کہ ان سے منہ پھیر لیں یہاں تک کہ فی حدیث غیرہ اس ہنسی مذاق کو نہ چھوڑ دیں۔ اسی طرح غیر مقلدین نے اللہ کی آیتوں کو ٹھٹھا بنا لیا جو آیات کفار کے حق میں نازل ہوئیں انہیں مسلمانوں پر چسپاں کر دیتے ہیں اور مسلمانوں کو مشرک کہتے ہیں گویا اسلام کو شرک بتاتے ہیں چنانچہ غیر مقلدین نے ان ہی آیات قرآنی کے مطابق اپنے فرقہ کا نام اہلحدیث رکھا کہ قرآن کریم میں لہو

الحدیث مذکور ہے بنابریں حضرت مجہول فرماتے ہیں کہ لفظ حدیث قرآن
کو بھی شامل ہے۔ لہٰذا غیر مقلدین کا نصب العین ہی مسلمانوں کو بھلائی
سے روکنا اور برائی کا حکم کرنا ہے، چنانچہ حضرت مجہول فرماتے ہیں "کہتے
اپنے آپ کو اہلسنت ہیں اور کرتے عید میلاد ہیں، کہتے اپنے آپ کو اہلسنت
ہیں پڑھتے مولود ہیں کھاتے ختم اور گیارہویاں ہیں اسی طرح سے قل ختم
تیجا چالیسواں بہت سی بدعات ہیں،

(اصلی اہلسنت ص ۹)

وہ محبوب رب العالمین جس کے ذکر کو اللہ عزوجل نے رفعت
اور بلندی بخشی اور فرمایا" ورفعنا لک ذکرک" ان کے ذکر میلاد اور
مولود سے کس قدر عناد ہے مسلمانوں کو ان کے ذکر مبارک کی برکات
و رحمت سے روکتا اور صدقات نافلہ سے منع کرتا ہے ان سب کو بدعات
کہتا ہے اور یہی غیر مقلدین سینما چلانے کا مطالبہ کرتے ہیں، ملاحظہ ہو روزنامہ
جنگ کراچی ۲ دسمبر ۱۹۸۴ء ص ۵ کالم ۶۔ کوٹ غلام محمد (نامہ نگار) جمعیت
شبان اہلحدیث کوٹ غلام محمد کا ایک ہنگامی اجلاس امیر جمعیت حافظ محمد ارشد
کی زیر صدارت منعقد ہوا اجلاس میں چند قراردادیں بھاری اکثریت سے منظور
کی گئیں اس کے علاوہ مقامی سینما کی انتظامیہ سے مطالبہ کیا گیا کہ میٹنی شو دوپہر
کو ساڑھے تین بجے شروع کیا جائے تاکہ مساجد میں نمازیوں کی حاضری متاثر
نہ ہو۔

معلوم ہوا کہ بھلائی سے روکنا اور برائی کا اجراء کرنا غیر مقلدین
کا بہترین پسندیدہ مشغلہ ہے ایسوں کے حق میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے،

المنفقون والمنفقت بعضهم من بعض يأمرون بالمنكر وينهون عن المعروف

یعنی منافق مرد اور منافق عورتیں ایک تھیلی کے چٹے بٹے ہیں برائی کا حکم دیں اور بھلائی سے منع کریں

ویقبضون ایدیھم۔ اور اپنی مٹھی بند رکھیں۔

غیر مقلدین کے حسب حال ہے کہ بھلائی سے منع کرنا برائی کا حکم دینا تو ظاہر، اور مٹھی بند رکھیں کہ راہ خدا میں خود خرچ کرنا تو در کنار دوسروں کو صدقات نافلہ نیاز و فاتحہ سے منع کرتے ہیں۔

حسین فریب

حضرت مجہول مسلمانوں کو دھوکہ دینے کی ناپاک سعی فرماتے ہوئے رقمطراز ہیں "اب آپ شاہ عبدالقادر جیلانی کا بیان حق نشان بھی سنیں جو ہمارے حق میں زبردست شہادت ہے وہ اپنی کتاب غنیۃ الطالبین ص۲۶۹ پر فرماتے ہیں

اعلم ان لاھل البدع علامات یعرفون بھا فعلامۃ اھل البدعۃ الوقیعۃ فی اھل الاثر۔

بد عتیوں کی بہت سی علامتیں ہیں جن سے وہ پہچانے جاتے ہیں بڑی علامت یہ ہے کہ وہ اہلحدیث کو برا بھلا کہتے ہیں اور سخت سست کہتے ہیں،

(اصلی اہلسنت ص۲۳،۲۴)

۱۔ حضرت مجہول اپنے سارے حمایتیوں کو بلالیں اور سب مل کر یہ ثابت کردیں کہ حضور سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ پاک میں کون سا اہلحدیث تھا ہم بحمدہ عبارات وہابیہ غیر مقلدین سے ثابت کر چکے ہیں کہ وہابیہ نے دسمبر ۱۸۸۶ء میں اہلحدیث کا روپ دھارا ہے۔

اس پر طرہ یہ کہ کہتا ہے "وہ (غوث اعظم) خود بھی اہلحدیث تھے۔" (اصلی اہلسنت ص۲۴)

۲۔ سیدالاسیاد، مرجع الاوتاد، غوث الثقلین سیدنا عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تم کو کیا علاقہ وہ مقلد اپنے امام کے پیروان

کے اقوال کو دین جانیں، غنیۃ الطالبین شریف میں اپنے امام سے سند لاتے ہیں فرماتے ہیں

لا یکاثر اھل البدع ولا یدانیھم ولا یسلم علیھم لان اماما احمد بن حنبل ....

یعنی بدمذہبوں کے پاس جا کر ان کی گنتی نہ بڑھائے ان کے پاس نہ پھٹکے ان پر سلام نہ کرے کہ ہمارے امام احمد بن حنبل نے فرمایا۔

یہ غیر مقلد کہ امام کو مانتے ہی نہیں بلکہ شرک جانتے ہیں۔

۳۔ علاوہ ازیں حضور سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیس رکعت تراویح کے قائل و عامل، ارشاد فرماتے ہیں "تراویح کی بیس رکعتیں ہیں ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرنا چاہیے، بیس رکعت سے پانچ ترویحہ ہیں یعنی ہر چار رکعت کا ایک ترویحہ

(غنیۃ الطالبین شریف مترجم اردو ص۳۶۸، مدینہ پبلشنگ کراچی)

اور غیر مقلد آٹھ رکعت کا قائل بیس رکعت تراویح کو بدعت جانے اور پڑھنے والے کو بدعتی۔

۴۔ نیز تم کو سیدنا عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ سے عناد اور اس درجہ سینہ میں کینہ کہ نام اقدس کے ساتھ "غوث الاعظم" لکھنا شرک جانیں کہ وہابی دھرم میں غیر اللہ کو فریاد رس کہنا ہی شرک ہے اور غوث کا معنی ہی فریاد رس ہے۔

۵ اہل الاثر کو برا کہنا تمہارے مذہب کا شعار ہے وہ غیر مقلد کیسا جو اہل الاثر (محدثین کرام) کو برا نہ کہے، چنانچہ حضرت مجہول فرماتے ہیں "اماموں کے مقلدین کھڑے رہ جائیں گے پھر وہ اپنے بنائے ہوئے اماموں کے ساتھ دوزخ میں جائیں گے"۔

(اصلی اہلسنت ص۳۷)

تمام امت سیدالابرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دوزخی بنایا
جن میں ائمہ کبار اور اولیاء نامور بھی شامل چنانچہ سیدنا غوث اعظم
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان کہ بدعتی اہل الاثر کو برا کہتے ہیں تم پر صادق
آتا ہے، غیر مقلدین ہی اس کے مصداق ہیں۔

فرقہ بندی

حضرت مجہول فرماتے ہیں "حنفیت اسلام کی کوئی قسم نہیں
بلکہ تفریق ہوتی ہے دین کے ٹکڑے ہوتے ہیں حنفی شافعی وغیرہ فرقے اسی
طرح تو پیدا ہوئے اس لئے اپنے آپ کو حنفی وغیرہ کہنا دین میں تفریق پیدا کرکے
اس کو برباد کرنا ہے۔

(اصلی اہلسنت ص۳)

حضرت مجہول کی نرالی منطق قابل داد ہے حنفی مالکی شافعی،
وغیرہ کو فرقے بتاتا ہے اور دین کو ٹکڑوں میں تقسیم کرتا ہے جس پر نہ
دلیل نہ برہان مگر بزور لسان جو چاہا کہہ دیا اس مفلس کو یہ بھی نہیں معلوم کہ
فرقہ کہتے کسے ہیں اور حنفی مالکی شافعی حنبلی کے فرقہ ہونے کی کیا دلیل ہے
اور وہ کونسا دین کا ٹکڑا ہے جو حنفیوں میں ہے مالکیوں میں نہیں اور
شافعیوں میں ہے حنبلیوں میں نہیں یا کسی حنفی نے شافعیوں وغیرہ پر
طعن کیا یا کسی شافعی وغیرہ نے احناف و حنابلہ وغیرہ کو بے دین گمراہ کہا
ہرگز نہیں بلکہ ایک دوسرے کے مداح ہیں اور سب کو امام برحق مانتے ہیں یہ بات
جب ہی ہوگی جب دین کامل ہو دیکھو ائمہ شافعیہ و مالکیہ وغیرہ امام اعظم رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کے فضائل و مناقب بیان کرتے ہیں اسی طرح احناف امام مالک شافعی
وغیرہ کے مداح ہیں البتہ فرقے غیر مقلدین میں ضرور ہیں اگرچہ وہ قلیل آٹے
میں نمک کے برابر ہیں حضرت مجہول فرماتے ہیں "غیر مقلدین تو آٹے میں نمک

کے برابر ہیں "۔ (اصلی اہلسنت ص ۲۶) اس کے باوجود بھی ان میں بیسیوں فرقے ہیں جو ایک دوسرے پر طعن کرتے اور گمراہ بے دین کہتے ہیں چند فرقوں کے نام یہ ہیں (۱) اہلحدیث غزنوی (۲) اہلحدیث امرتسری (۳) اہلحدیث روپڑی (۴) اہلحدیث ثنائی (۵) اہلحدیث امامیہ (۶) اہلحدیث ستاریہ (۷) اہلحدیث غربا (۸) اہلحدیث سلفیہ (۹) اہلحدیث شبان (۱۰) جماعت مسلمین وغیرہ ان کی آپس میں جوتا بیزار اور ایک دوسرے پر طعن آئندہ صفحات میں آتا ہے پس فرقے بنانا اور دین کے ٹکڑے کرنا غیر مقلدین کا نصب العین ہے۔

چنانچہ حضرت مجہول کا یہ فرمانا "ایک کو پکڑنے سے فرقے پیدا ہوتے ہیں دین کے ٹکڑے ہوتے ہیں دین کے چار ٹکڑے ایسے ہی تو ہو گئے قرآن کہتا ہے ولا تفرقوا فرقے فرقے نہ بنو ولا تکونوا من المشرکین من الذین فرقوا دینهم و کانوا شیعا کیوں کہ جو فرقے بنا لیتے ہیں وہ مشرک ہو جاتے ہیں "

(اصلی اہلسنت ص ۱۷، ۱۸)

حضرت مجہول چار کو رو رہے تھے حالانکہ وہ فرقے نہیں ایک ہی درخت کی شاخیں ہیں مگر غیر مقلدین میں دس فرقے ہم نے گنائے باقی فرقے نہ بھی ہوں تو دس کیا کم ہیں پھر ایک دوسرے کے مخالف، غیر مقلدین کا فرقے ہونا اور دین کے ٹکڑے کرنا آفتاب نصف النہار کی طرح ظاہر ہے چنانچہ اصول فتویٰ سے سارے غیر مقلد مشرک ٹھہرے آیات قرآنیہ میں جو نیانت کی اس پر تبصرہ کی ہمیں حاجت نہیں کیوں کہ ان کا اصول انہی پر لوٹ آیا وہ خود ہی مشرک ثابت ہوئے۔

غیر مقلدی فرقوں میں افتراق

حضرت مجہول کو غیر مقلدین کی اقلیت کا اعتراف ہے فرماتے ہیں "غیر مقلدین تو آٹے میں نمک کے برابر ہیں مقلدین اور غیر مقلدین میں مابہ الامتیاز تقلید ہی

ہے اور اکثر لوگ تقلید ہی کرتے ہیں اتنی قلیل لوگ ایسے ہیں جو اس لعنت سے بچے ہوئے ہیں۔

(اصلی اہلسنت صہ ۲۸)

غیر مقلدین اقلیت کے باوجود متعدد فرقوں میں بٹے ہوئے ہیں ہر فرقے دوسرے فرقے پر طعن کرتا، گمراہ بے دین بتاتا ہے جسکی تفصیل کا یہ مختصر متحمل نہیں البتہ مشتے نمونہ از خروارے ان میں آپس کی ہنگامہ آرائی ملاحظہ ہو۔

۱۔ روپڑی اہلحدیث کے پیشوا مولوی عبداللہ صاحب، ثنائی اہلحدیث کے شیخ کل مولوی ثناء اللہ صاحب کے متعلق لکھتے ہیں "ہم ان (ثناء اللہ) کو جہنمی، معتزلی، ملحد کافر بلکہ خبیث جانتے ہیں مولوی ثناء اللہ سے دوستی نہ رکھو کیونکہ وہ بے دین آدمی ہے۔"

(مظالم روپڑی صہ ۵ مطبوعہ امرتسر ۱۵ دسمبر ۱۹۳۹ء)

دیکھو یہ دونوں غیر مقلد ہیں ایک فرقے کا امیر دوسرے فرقے کے امیر کو کس طرح لعن طعن کر رہا ہے کیا اس کے بعد بھی کوئی یہ سوچ سکتا ہے کہ یہ سب فرقے غیر مقلدوں کے ایک ہیں۔

۲۔ غزنوی اہلحدیث کے امام عبدالجبار صاحب، ثنائی اہلحدیث کے پیشوا مولوی ثناء اللہ کے متعلق فرماتے ہیں "مولوی ثناء اللہ کے قواعد گمراہ کن ہیں۔"

(مجموعہ فتاوی صہ ۲۱۹ مطبوعہ امرتسر)

۳۔ امرتسری اہلحدیث کے پیشوا مولوی ثناء اللہ صاحب ۱۰ مئی ۱۹۱۲ء کو ایک جلسہ کی صدارت کرتے ہوئے اہلحدیث کے مقتدر پیشوا مولوی محمد حسین بٹالوی کے متعلق فرماتے ہیں "اذا کان الغراب دلیل قوم

سیھدیھم طریق الھالکینا

یعنی کوا جس قوم کا رہنما ہوگا وہ ان کو تباہی کی طرف لے جائے گا"

(اخبار اہلحدیث امرتسر، ۱۲ جولائی ۱۹۱۲ء)

۴۔ روپڑی اہلحدیث کے پیشوا مولوی عبداللہ کے متعلق غیر مقلد اخبار "محمدی" دہلی نے یہ سرخی جما کر "روپڑی نے پھر رونا شروع کر دیا" لکھا کہ دنیا میں اگر کسی کو اعلیٰ احمق کی ضرورت ہو تو وہ اس چھوٹی کھوپڑی والے انسان نما ہستی (عبداللہ روپڑی) کو دیکھ لے۔"

(اخبار محمدی ص ۱۰، ۱۵ دسمبر ۱۹۳۹ء)

۵۔ غزنوی اہلحدیث کے معتمد ترجمان مولوی عبدالحق صاحب ملتانی اہلحدیث کے سربراہ مولوی ثناء اللہ کے بارے میں فرماتے ہیں "مولوی ثناء اللہ امرتسری ملحد اور معتزلی ہے یہ شخص لائق امامت اور قابل اتباع نہیں ہے اس کا جنازہ نہ پڑھا جاوے اور مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ کیا جائے گا۔"

(اربعین ص ۲۸، ۲۹ مطبوعہ لاہور)

۶۔ امیر جمعیت اہلحدیث کل پاکستان مولوی اسمٰعیل صاحب گوجرانوالہ کے متعلق معروف غیر مقلد مولوی فیروزالدین لکھتے ہیں "گویا اس طرح آمر پاکستان مولوی اسمٰعیل آف گوجرانوالہ نے سیالکوٹ میں تفریق و انتشار کا بیج بویا حافظ محمد شریف کے مقابلہ میں پارٹی بازی کرائی اور سیالکوٹ کے اہلحدیثوں کی باہمی جنگ کا گوریا بنایا۔"

(پمفلٹ انتشاری کانفرنس ص ۷)

۷۔ اور اسی میں ہے "آہ مولوی اسمٰعیل صاحب کی امامت کی برکت سے گوجرانوالہ میں اختلاف کی خلیجیں جغرافیائی حیثیت اختیار کر چکی ہیں لائلپور میں سر پھٹول کا بازار گرم ہے ملتان میں انتشار کا جھگڑا چل رہا ہے سارے پاکستان کے اکثر علماء اہلحدیث مولوی صاحب سے نالاں، مولوی صاحب سے علماء کو ہزاروں شکایتیں ہیں سید صاحب (ابوبکر غزنوی خلف الرشید مو، داؤد غزنوی) کے ساتھ مولوی نے ایسا لڑائی جھگڑا اور جدال

شروع کر رکھا ہے کہ سارے پاکستان کے اہلحدیث رو رہے ہیں"

(انسٹلری کانفرنس ص۱۱)

۸۔ جمعیت اہلحدیث ہند کے سیکریٹری مولوی عبدالعزیز صاحب فرماتے ہیں
"مولوی ثناء اللہ امرتسری مرزائی فتنہ سے زیادہ فتنہ ہے"

(فیصلہ مکہ ص۱ مطبوعہ امرتسر)

۹۔ اہلحدیث امامیہ کے نزدیک جب تک کوئی شخص یہ نہ مانے کہ لا الٰہ الا اللہ عبدالجبار امام الناس اس سے ملنا جلنا جائز نہیں"

(رسالہ اہلحدیث امرتسر ۵ اپریل ۱۹۱۴ء)

۱۰۔ امیر جمعیت اہلحدیث مولوی محمد یوسف صاحب کلکتوی فرماتے ہیں۔
"مولوی عبدالستار دہلوی، شراح حدیث بزرگان دین امت محمدیہ پر اوسان فرمانے والوں کو جھوٹا اور فریبی قرار دینے والا ہے اور یہ شیوہ ان کو ورثہ میں ملا ہوا ہے"

(الارشاد جدید ص۲۴، ۲۵، رجب ۱۳۷۶ھ)

۱۱۔ ثنائی اہلحدیث کے پیشوا مولوی ثناء اللہ امرتسری، دہلوی اہلحدیث کے شیخ کل مولوی فقیر اللہ مدراسی کے متعلق لکھتے ہیں "آپ کے رسائل جو میرے پیش نظر ہیں ہر فقرے ہر سطر اور ہر صفحہ میں بجز کافر، مرتد، ملحد اور دجال منافق زندیق کی رٹ کے سوا کوئی مستحسن بحث علمی پندو نصائح کا نام تک نظر نہیں آتا"

(اخبار اہلحدیث امرتسر ص۱۱، ۵ نومبر ۱۹۱۵ء)

۱۲۔ غیر مقلدین کا نومولود فرقہ جماعت مسلمین کہتا ہے "اپنے فرقہ وارانہ ناموں کا ثبوت دیجئے" (پھر کہتا ہے) گزشتہ اشاعتوں میں ہم یہ ثابت کر چکے کہ قرآن و حدیث کی رو سے ایمان والوں کا بس ایک ہی نام ہے یعنی مسلم اور یہ دوسرے تمام فرقے وارانہ نام ہیں یہ نام ان کے فرقوں نے خود رکھ

لئے ہیں قرآن وحدیث سے ان ناموں کا کوئی ثبوت نہیں گزشتہ اشاعوں میں ہم نے بتایا تھا کہ صرف اہلحدیث ہی اپنے نام کا ثبوت مہیا کرنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن انہیں بھی اس میں کامیابی حاصل نہیں ہوئی۔"

(جماعت مسلمین صد ۲)

غیر مقلدین کے فرقوں میں افتراق و انشقاق کا اجمالاً تذکرہ مشتے نمونہ از خروارے بیان کیا گیا جس سے غیر مقلدین میں فرقوں کی کثرت اور ان کا باہم جدال و افتراق واضح ہے چنانچہ اپنی بیان کردہ اصول کی تفسیر کر ولاتفرقوا فرقے فرقے نہ بنو ولاتکونوا من المشرکین من الذین فرقوا دینھم وکانوا شیعا۔ کیونکہ جو فرقے بنا لیتے ہیں وہ مشرک ہو جاتے ہیں کے تحت، چونکہ غیر مقلدین نے بکثرت فرقے بنا لیئے لہٰذا وہ مشرک ہو گئے۔

لفظ حنیف کی بحث

غیر مقلدین کے محقق مجہول فرماتے ہیں "حنفیت سے اسلام کی تعریف نہیں ہوتی کیونکہ حنفیت اسلام کی کوئی قسم نہیں"

(اصلی اہلسنت صد ۴)

پھر کہتا ہے "حنفیت کے لفظ میں قرآن وحدیث دونوں نکل جاتے ہیں"

(اصلی اہلسنت صد ۵)

گویا غیر مقلدین کے نزدیک حنفیت سے اسلام کی نہ تو پہچان ہوتی ہے اور نہ یہ اسلام کی کوئی قسم ہے یعنی اسلام کی جس قدر قسمیں تجویز کی جائیں ان میں حنفیت کوئی قسم نہیں اسکا صاف مطلب یہ ہوا کہ معاذاللہ حنفیت کفر ہے پھر اس پر دلیل دیتا ہے کہ حنفیت کے لفظ میں قرآن وحدیث دونوں نکل جاتے ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ قرآن وحدیث میں حنفیت کا کوئی ذکر نہیں نہ لفظاً نہ معناً کہ جس سے حنفیت کا اسلام میں ہونا ثابت ہو۔

سبحان اللہ! کیسا انوکھا دعویٰ اور کیسی اچھوتی دلیل، آخر کو محقق ہیں کہ بیک وقت غیر مقلد بھی مولوی اور علامہ بھی اس پر طرہ کہ محقق بھی ہیں۔
فقیر ادب سے معروض! محقق جی آنکھوں کے ساتھ اپنا دماغی علاج بھی کرائیں

آنکھیں اگر ہیں بند تو پھر دن بھی رات ہے
اس میں بھلا قصور کیا آفتاب کا

سُنو! اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے،

قل بل ملة ابراهیم حنیفا وما کان من المشرکین ○ — تم فرماؤ بلکہ ہم ابراہیم کا دین حنفی (جو ہر باطل سے جدا) لیتے ہیں اور وہ مشرکوں سے نہ تھے۔

مجہول میاں کچھ سمجھ میں آیا دیکھو صراحتاً حنیفا موجود جو معناً اور لفظاً دونوں طرح مذکور۔ اگر ہماری نہ مانو تو اپنے مو سیرے بھائی ابو الکلام آزاد سے پوچھ لو شاید تمہاری سمجھ میں آجائے یہ دیکھو مولوی ابوالکلام فرماتے ہیں،

لیکن تم کہو نہیں (خدا کی عالمگیر سچائی ان گروہ بندیوں میں محدود نہیں ہو سکتی) اس کی راہ تو وہی "حنفی" راہ ہے، جو ابراہیم کی راہ تھی یعنی تمام انسانی طریقوں سے منہ موڑنا اور صرف خدا کے سیدھے سادے فطری طریقہ کا ہو رہنا اور یقیناً وہ شرک کرنے والوں میں سے نہ تھا۔

(ترجمان القرآن جلد ۱ ص ۲۸۵، مکتبہ سعید ناظم آباد ۲ کراچی)

ثابت ہوا کہ اسلام جو شرک و باطل سے پاک وہی راہ حنفی ہے جو ابراہیم علیہ السلام کا دین تھا اس قسم کی آیات بکثرت قرآن کریم میں مذکور مثلاً

آیت ۲/۱۔ ما کان ابراهیم یهودیا ولا نصرانیا ولکن کان حنیفا مسلما ○ (آل عمران ۶۷)

آیت ۲/۲۔ قل اننی هدانی ربی الی صراط مستقیم دینا قیما ملة

ابراهیم حنیفا ○ (الانعام س۱۶۲)

آیت ۴۔ ومن احسن دینا ممن اسلم وجهه لله وهو محسن واتبع ملة ابراهیم حنیفا ○ (النساء س۱۲۵)

آیت ۵۔ فاتبعوا ملة ابراهیم حنیفا ○ (آل عمران س۹۵)

آیت ۶۔ ثم اوحینا الیک ان اتبع ملة ابراهیم حنیفا ○ (النحل س۱۲۳)

آیت ۷۔ انی وجهت وجهی للذی فطر السموات والارض حنیفا وما انا من المشرکین ○ (الانعام س۸۰)

چنانچہ آج بھی مسلمان نماز شروع کرنے سے پہلے اس آیت کو پڑھتا ہے پھر نیت نماز کی کرتا ہے ثابت ہوا کہ وہی دین حنفی ہے جو ہر باطل (کفر و شرک) سے جدا ہوا اور یہی اسلام کی سچی اور حقیقی تعریف ہے، اللہ عزوجل فرماتا ہے وتبتل الیہ تبتیلا۔ اور سب سے ٹوٹ کر اسی کے ہو رہو

اسلام کی اس سے بڑھکر اور کیا تعریف ہوگی۔

تقلید پر طعن

غیر مقلدین کے محقق مجہول فرماتے ہیں "مقلد تو انسان کو جانور کہنے کے مترادف ہے کیونکہ جانور کے گلے میں پٹہ ڈالنے کو کہتے ہیں۔"

(اصلی اہلسنت صـ۲۴)

پھر لکھتا ہے "جب تقلید کا معنیٰ ہی گلے میں پٹہ ڈالنا ہے تو انسان ہو کر جانور کی طرح کسی کا پٹہ ڈالنا ناک کٹوانا نہیں تو اور کیا ہے اس سے بڑی ذلت

اور بے عزتی اور کیا ہوسکتی ہے، (اصلی اہلسنت ص۲۶)
پھر لکھتا ہے "جب تقلید میں انسانیت کی توہین ہے تو کسی کی بھی ہو نبی کی ہو یا امام کی" (اصلی اہلسنت ص۲۶)

یہ غیر مقلدین کے محقق جنکی یہ تہذیب و اخلاق ہے کہ ساری امت مرحومہ جن میں اولیاء، اجلہ و اکابر ائمہ شامل کہ سب مقلد ہیں سوائے مجتہدین کے اس گستاخ دریدہ دہن نے پہلے جانور کہا جب اس پر بھی جی نہ بھرا تو ذلت اور بے عزتی سے ناک کاٹنا بھی کہہ ڈالا اور انسانیت کی توہین بتا کر دل کا بخار نکالا یہاں تک کہ امام بخاری جن پر یہ سارے غیر مقلد سر منڈلاتے ہیں انکی بھی رعایت ملحوظ نہ رکھی تقلید کا پٹہ ان کے بھی زیب گلو ہے امام بہر نوع امام ہیں غیر مقلد نبی کی بھی تقلید کو تیار نہیں۔

تقلید کے معنی اور اسکی تعریف

تقلید کا لغوی معنی "قلادہ درگردن لستن" یعنی گلے میں پٹہ ڈالنا۔ اس سے یہ کہاں لازم آیا کہ جانور ہی کے گلے میں پٹہ ڈالنا اس لئے کہ پٹہ ایک علامت ہے نہ کہ طوق جو قیدیوں کو پہنایا جاتا ہے لیکن اصطلاحِ شریعت میں دوسرے کی بات بلا دلیل مان لینا جیسا کہ تسلیم قول الغیر بلا دلیل مذکور ہے۔ چنانچہ علامہ سمہودی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:۔

التقلید قبول القول بان یعتقد من غیر معرفة دلیل۔	کسی کی بات دلیل جانے بغیر اس طرح مان لینا کہ اس پر اعتقاد جم جائے۔

اسی طرح حاشیہ حسامی میں ہے:۔

التقلید اتباع الرجل غیرہ	دلیل میں غور و فکر کیے بغیر کسی کو اہل

فیما سمعہ یقول او فی فعلہ علی زعم انہ محق بلا نظر فی الدلیل۔	تحقیق سے سمجھکر اس کی کہی ہوئی یا کی ہوئی چیزوں کو سن کر اسکی پیروی کرنا تقلید ہے۔

امام غزالی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں :۔

التقلید ھو قبول قول بلا حجۃ۔	بغیر حجت و دلیل کسی کا قول قبول کر لینا تقلید ہے۔

الحاصل تقلید کا معنیٰ بلا دلیل دوسرے کی بات قبول کر لینا، اور یہ غیر مقلدین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد طیبات کو بھی ماننے کیلئے تیار نہیں جسکی وضاحت حضرت مجہول اس طرح کرتے ہیں :۔

"اللہ کے اذن کے بغیر نبی کی بات دین نہیں ہو سکتی"

(اصلی اہلسنت ص ۲۹)

حضرت مجہول اگر اسی پر مصر ہوں کہ ہم لغوی معنیٰ کو مانتے ہیں اصطلاحی معنیٰ کو نہیں مانتے تو ان کو بہت سی باتوں کا انکار کرنا ہوگا مثلاً :۔ ایمان جس کے لغوی معنیٰ امن دینا ہیں تو قرآن میں جو ایمان کی تعریف کل اٰمن باللہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ کا انکار کرنا پڑیگا اسی طرح اسلام، کہ سلم سے بنا جسکے معنیٰ ہیں صلح جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

فان جنحوا للسلم فاجنح لھا۔	اگر وہ صلح کی طرف مائل تو تم بھی جھک جاؤ۔

تو قرآن کریم کی وہ آیات جن میں اسلام کا ذکر ہے جیسے :۔ ان الدین عند اللہ الاسلام کا انکار کرنا پڑیگا۔ یونہی گر نبی سے معنیٰ خبر دینے والا

اور رسول کا معنی بھیجا ہوا کر دو تو اس میں جو کوئی بھی خبر پہنچائے اور جس کو بھیجا جائے عمر، زید، بکر کوئی بھی ہو ان کو نبی اور رسول ماننا پڑے گا۔ لاجرم اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ ہم اصطلاحی معنی جو شریعت نے وضع فرمائے اس پر یقین کریں اور اپنے ایمان کو بچائیں۔ رہ گیا یہ مسئلہ کہ شرعاً کسی کی بات بلا دلیل قبول کر لینا درست ہے ؟

حدیث :۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

اقتدوا بالذین من بعدی ابی بکر و عمر۔ — میرے بعد ابو بکر اور عمر کی تقلید اور اقتدا کرنا۔

نیز فرماتے ہیں :۔

علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین۔ — تمہارے اوپر میری اور میرے خلفاء راشدین کی سنت (تقلید) لازم ہے

نیز فرماتے ہیں :۔

اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم۔ — میرے اصحاب ستاروں کی مثل ہیں جسکی تقلید و پیروی کرو گے ہدایت پاؤ گے۔

مخفی نہ رہے کہ اقتدا اور پیروی جب ہی ہو گی کہ ان کا قول بلا دلیل بغیر تحقیق بے چون و چرا قبول کر لیا جائے اور یہی تقلید کا مطلب ہے۔

پٹہ وسیلۂ نجات ہے

حضرت مجہول فرماتے ہیں "یہ امتیاز کتوں کیلئے ہے کہ جس کے گلے میں پٹہ نہیں ہوتا اس کو گولی مار دیتے ہیں اور جس کے گلے میں ہوتا ہے اس کو گولی نہیں مارتے "

(اصلی اہلسنت صفحہ ۲۴)

حضرت مجہول کو یہ تو اعتراف ہے کہ جس کتے کے گلے میں پٹہ نہیں ہوتا اسکو گولی مار دیتے ہیں اس جملہ ہی سے ثابت ہوا کہ پٹہ وسیلۂ نجات ہے۔ پس غور طلب یہ امر ہے کہ صرف پٹہ ایک جانور کو دوسرے جانوروں سے ممتاز بنا دیتا ہے اگرچہ وہ عام آدمی کا پٹہ ہو تو خاص شخصیت کا پٹہ کس درجہ کا ممتاز ہوگا۔ دیکھو اصحاب کہف کا کتا کہ اس کے گلے میں اصحاب کہف (جو اولیاء عیسوی سے تھے) کے پٹہ نے کتے کو جنتی بنا دیا اس کا تذکرہ قرآن کریم میں موجود ہے۔ تو جو شخص اولیاء امت محمدیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پٹہ زیب گلو بنالے وہ کیوں نہ دوسروں سے ممتاز ہوگا۔ دیکھو مولانا جلال الدین رومی نے جب حضرت شمس تبریز علیہ الرحمۃ کی غلامی کا پٹہ زیب گلو بنایا، عارف رومی ہو گئے، خود فرماتے ہیں ؎

بیا ساقی عنایت کن تو مولانائے رومی را
غلام شمس تبریزم قلندر وار میگردم

محمد بن اسمٰعیل بخاری تھے کہ حضرت امام شافعی علیہ الرحمۃ کا پٹہ زیب گلو فرمایا امام بخاری ہو گئے پس معلوم ہوا کہ پٹہ وسیلۂ نجات ہے۔

غیر مجتہد پر تقلید ائمہ فرض ہے

اے عزیز جان لو! کہ اللہ عزوجل کیلئے اپنی مخلوق پر کچھ فرائض ہیں کہ چھوڑنے کے نہیں، کچھ حرام ہیں کہ حرمت توڑنے کے نہیں، کچھ حدیں ہیں کہ جو ان سے آگے بڑھے ظالم ہوا اور ہلاکت میں پڑے اور ان سب یا اکثر کیلئے شرطیں اور تفصیلیں ہیں جنہیں گنتی ہی کے لوگ جانتے ہیں جن کے بارے میں اللہ عزوجل فرماتا ہے:-

وما یعقلھا الا العالمون — اور ان کی سمجھ نہیں مگر عالموں کو۔

اس واسطے حکم فرمایا :-

فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون۔ — تو اہل ذکر سے مسئلہ پوچھو اگر تمہیں علم نہ ہو۔

اور ایسے احکام کہ انکا علم بغیر تشریح شارع یا اجتہاد و مجتہد کے حاصل نہیں ہوتا تو کیا تمام آدمی حلال و حرام و جائز و واجب دین کے جتنے احکام ان پر ہیں سب کے عالم ہیں، نصوص شریعت کے معنی کا سب کو احاطہ ہے منصوص سے مسکوت کا حکم پیدا کرنے پر سب کو قدرت ہے، اب اس سے ان کا حکم پوچھیے جنہیں نہ علم ہے نہ بصیرت نہ اجتہاد کی قدرت، کیا وہ شتر بے مہار بنا کر چھوڑ دیئے گئے، ہرگز نہیں۔ پس ان کے لئے احکام الہٰی جاننے کی کوئی سبیل ہے؟ آیا کہ خود دیکھیں حالانکہ وہ نگاہ نہیں رکھتے۔ اجتہاد کریں، حالانکہ قدرت نہیں رکھتے یا یہ کہ ہدایت و ارشاد والے علماء کی طرف رجوع لائیں امور دین میں ان پر اعتماد کریں جو وہ فرمائیں مطیع ہو کر اس پر بکار بند رہیں، اسی لئے اللہ عزوجل فرماتا ہے :-

وما کان المومنون لینفروا کافۃ فلولا نفر من کل فرقۃ منھم طائفۃ لیتفقھوا فی الدین ولینذروا قومھم اذا رجعوا الیھم لعلھم یحذرون۔ — مسلمان سب کے سب تو باہر جانے سے رہے تو کیوں نہ ہوا کہ ہر گروہ سے ایک ٹکڑا نکلتا کہ دین میں فقہ سیکھے اور واپس آ کر اپنی قوم کو ڈر سنائے اس امید پر کہ وہ خلاف حکم کرنے سے بچیں۔

تو اللہ عزوجل نے فقہ سیکھنا فرض فرمایا اور عام مومنین کو اس سے معاف فرمایا، اور مہمل اور آزاد کسی کو نہیں رکھا تو ضرور اہل ہدایت کو تقلید ہی کا ارشاد ہوا یعنی جب احکام الٰہیہ ہر عام و عامی پر ہیں آزاد کوئی نہ چھوڑا گیا اور

فقہ سیکھنے کو صاف فرمادیا کہ سب سے نہیں ہو سکتا ہر گروہ سے بعض اتخاص سیکھیں اور اپنی قوم کو احکام بتائیں کہ وہ مخالفت حکم سے بچیں تو صاف صاف لوگوں کو ان فقیہوں کی بات پر چلنے کا حکم ہوا اور اسی کا نام تقلید ہے جس کی فرضیت قرآن کریم کی نص سے ثابت ۔

وہ جو تقلید ائمہ سے آزاد از خود محقق بن جانے والے شرائط اجتہاد کے حامل اور اجتہاد پر قدرت رکھتے ہیں اور علوم شرعیہ کے تمام اصول و فروع کی شاخوں میں اجتہاد کر سکتے ہیں یا کسی میں دسترس ہے کسی میں نہیں بر تقدیر اخر جس میں مجتہد نہیں اس میں اپنی راہ بتائے یا جس میں اجتہاد کا دعویٰ ہے اپنے جوہر دکھائے فقہی مسائل اجتہادی کی دس گھڑی ہوئی صورتیں لائے جن کا حکم خاص اس نے استنباط کیا ہو جس کی بنا کے ظاہر و باطن اوّل و آخر جرح و تعدیل و تفریع و تاصیل کسی بات میں دوسرے سے سند نہ پکڑی ہو ابھی حق کھل جاتا اور دھوکہ نہ دال پاتا ہے لاجرم اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ ائمہ مجتہدین کی طرف رجوع لائیں اور حاشیہ تقلید کا بار اٹھائیں بہر حال ثابت ہوا کہ تقلید ائمہ مجتہدین فرض شرع مطہر ہے قرآن اس کا گواہ حدیث اسکی شاہد، ساری امت مرحومہ اسکی قابل، اس کی قائل، اس کی فاعل، جس روز قرآن کا ارشاد الیوم اکملت لکم دینکم ہوا معلوم ہو گیا کہ بفضل تعالیٰ ہمارا دین کامل ہو گیا مگر جس طرح غیر مقلدین کے نزدیک بغیر حدیث کامل دین پر عمل ناممکن جبتک مبین قرآن، تبین و بیان نہ فرمائیں اور مطالب قرآنیہ کا ایضاح نہ کر دیں ناسخ و منسوخ عام و خاص فرض و ندب و اباحت و ارشاد وغیرہ کی وضاحت نہ فرمائیں یہاں تک کہ بعض الفاظ شریف سے کیا مراد ہے یہ نہ بتائیں قرآن پر عمل ناممکن۔ یونہی جب تک ائمہ مجتہدین علماء دین متین بہ نظر غور و تامل قرآن و حدیث کو دیکھکر ہمیں ان کے مطالب سے آگاہ نہ فرمادیں ناسخ و منسوخ وغیرہ نہ بتادیں کلیات سے نئے نئے حوادث و جزئیات کا حکم استنباط کرکے نہ سمجھادیں اس وقت تک عامۃ الناس کو دین کامل پر کامل عمل ممکن نہیں

فقہ پر طعن

غیر مقلدین کے محقق مجہول فرماتے ہیں "فقہ لوگوں کی رائے کو کہتے ہیں جو غلط بھی ہو سکتی ہے (پھر کہتا ہے) فقہ دین نہیں اس لئے اللہ تعالیٰ فقہ کی حفاظت کا ذمہ دار نہیں"۔

(اصلی اہلسنت ص۱۴۲)

سبحان اللہ! محقق کی تحقیق انیق کہ فقہ دین نہیں لوگوں کی رائے ہے، حالانکہ اللہ عزوجل فرماتا ہے:۔

فلولا نفر من کل فرقۃ منھم طائفۃ لیتفقھوا فی الدین۔

پس کیوں نہ ہوا کہ ہر گروہ سے ایک ٹکڑا نکلتا کہ دین میں فقہ سیکھے۔

تو اللہ تعالیٰ دین میں فقہ سیکھنے کا صراحۃً حکم فرمائے اور دین کی فقہ فرض فرمائے حضرت مجہول اسکو ٹھکرائیں لوگوں کی رائے بتائیں قرآن کریم کا رد فرمائیں اور کہیں کہ فقہ دین نہیں۔

نیز حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

من یرد اللہ بہ خیرا یفقھہ فی الدین۔

جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کرنا چاہتا ہے اسکو دین کی فقہ عطا فرماتا ہے۔

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں:۔

کونوا ربانیین حلماء فقھاء حکماء۔

ربّانیین میں ہو جاؤ بردبار فقیہ اور عالم

بخاری شریف میں ہے:۔

معاویہ خطبا یقول سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم من یرد اللہ بہ خیرا یفقھہ فی الدین وانما انا

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے خطبہ میں فرمایا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جسکے

قاسم واللہ یعطی۔ ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اس کو دین کی فقہ عطا فرماتا ہے اور میں بانٹنے والا ہوں اور اللہ عطا فرماتا ہے

نیز بخاری شریف میں ہے :-

قال عمر تفقھوا قبل ان تسودوا۔ عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں حاکم (سردار) بننے سے پہلے فقہ حاصل کرو۔

اور یہ محقق مجہول قرآن وحدیث کا انکار ہی نہیں بلکہ انکار دکرتا ہے اور فقہ کو انکی رائے بتاتا ہے۔ قرآن وحدیث سے ثابت ہوا کہ فقہ قرآن وحدیث سے الگ کوئی چیز نہیں شرح وتفسیر، حدیث وقرآن ہے فقہ ان ہی کا روشن بیان ہے، عطر مجموعہ سنت رسول وکتاب مجید ہے، فقہ مجمل کی تفصیل ہے، فقہ دینی تیسیر وتسہیل ہے، فقہ راہ حسن وصواب وہدی ثواب پر دلیل ہے، فقہ رحمت رب جلیل ہے۔

غیر مقلدین کا محقق مجہول کہتا ہے "اختلاف تو فقہ میں ہوتا ہے جو نام ہی اقوال وآراء کا ہے جو ہے ہی مظنہ اختلاف حدیث تو رسول کے قول و فعل کو کہتے ہیں جس میں اختلاف کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا"

(اصلی اہلسنت ص ۱۴،۱۵)

کہنے کو یہ شخص محقق ہے مگر اس غریب مفلس کو اتنا بھی علم نہیں کہ حدیث کس پر صادق آتا اور اس کی کتنی قسمیں ہیں اگر کسی حنفی بریلوی کی نعلین برداری کا شرف حاصل ہوتا تو آئیں بائیں نہ بکتا۔ جمہور محدثین کی اصطلاح میں حدیث کی تعریف اس طرح کی گئی ہے :-

الحدیث یطلق فی قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم تصریحا وحکما وعلی فعلہ وتقریرہ وکذا یطلق الحدیث حدیث کہتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کو وہ صراحۃً ہو یا حکماً اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل اور تقریر کو اور

علی قول الصحابۃ و فعلھم و علی تقریرھم وکذلک یطلق الحدیث علی قول التابعین و فعلھم و تقریرھم۔

اسی طرح حدیث کا لفظ بولا جاتا ہے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول و فعل اور ان کی تقریر پر اور اسی طرح حدیث کا لفظ بولا جاتا ہے تابعین کے قول فعل اور ان کی تقریر پر۔

چنانچہ حدیث کی تین قسمیں ہیں شیخ محقق حضرت مولانا عبدالحق صاحب محدث دہلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں :۔

ما انتھی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقال لہ المرفوع وما انتھی الی الصحابی یقال لہ الموقوف وما انتھی الی التابعی یقال لہ المقطوع۔

جس حدیث کا سلسلۂ روایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک منتہی ہوتا ہے اسے حدیث "مرفوع" کہتے ہیں اور جس حدیث کا سلسلۂ روایت کسی صحابی تک منتہی ہوتا ہے اسے حدیث موقوف کہتے ہیں اور جس حدیث کا سلسلۂ روایت کسی تابعی تک منتہی ہوتا ہے اسے حدیث مقطوع کہتے ہیں۔

پس صحابہ میں بوجہ اختلاف حدیث اور اپنے اپنے اجتہادات کی بنا پر اختلاف جاری ہوا اور وہ اختلاف ان کے پیروؤں اور مقلدوں میں ساری ہوا۔ تو محقق مجہول کا بر بنائے اختلاف فرقہ کہنا اور دین کے ٹکڑے ٹھہرا کر حکم شرک لگانا صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو مشرک بنانا ہے ۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ۔ نہ دیکھا کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ علیہ کے اتباع و مقلد ان سے فتویٰ لیتے اور اسی طریقہ پر چلتے ، اور عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کے اتباع و مقلد ان کی طرف تھے ان ہی کے فتووں پر عمل کرتے اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اتباع و مقلد ان کے ساتھ اور ان کے حکم پر چلتے وغیرہ ذالک جو اہل علم سے پوشیدہ نہیں اور وہ اختلافات آج تک

قائم ہیں سب فریق مشورہ کرکے ایک بات پر عامل نہ ہوتے اگرچہ قرآن عظیم میں ہمیشہ پڑھا کیئے :۔

فان تنازعتم فی شیئ فردوہ الی اللہ والرسول ۔ جب کسی بات میں اختلاف ہو تو اسے اللہ اور رسول کی طرف رجوع کرو۔

اس پر عمل نہ کیا بلکہ اپنے عالموں کے قول پر اڑے رہے ، مسعودی، عمری، عباسی نام کہلانا کوئی چیز نہیں کام وہی رہا جو حنفی ، مالکی، شافعی، حنبلی نے کیا کام سے کام ہے نہ کہ نام سے جسکا حضرت مجہول کو اعتراف ہے ، فرماتے ہیں :۔

" رب تو وہ بھی نہیں کہتے تھے لیکن درجہ ان کو رب کا دیتے تھے "

(اصلی اہلسنت صہ ۲۰)

حضرات عالیہ صحابہ کرام سے لیکر پچھلے ائمہ مجتہدین رضی اللہ عنہم اجمعین تک کوئی مجتہد ایسا نہیں جس نے بعض احادیث صحیحہ کا مأول یا مرجوح یا کسی نہ کسی وجہ سے متروک العمل نہ ٹھہرایا ہو۔

امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث عمار رضی اللہ عنہ دربارۂ تیمم جنب پر عمل نہ کیا اور فرمایا اتق اللہ یا عمار کما فی صحیح مسلم ۔ یوں ہی حدیث فاطمہ بنت قیس دربارۂ عدم النفقہ والسکنیٰ للمبتوتہ پر اور فرمایا ۔۔۔ لانترک کتاب ربنا فلا سنۃ نبینا لقول امرأۃ لاندری حفظت ام نسیت رواہ مسلم ۔۔ یوں ہی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے حدیث تیمم پر اور حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا :۔ اولم تر لم یقنع لقول عمار کما فی الصحیحین ۔ یونہی ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حدیث مذکور فاطمہ پر ، اور فرمایا انما لفاطمۃ الاتتقی اللہ رواہ البخاری ۔ یوں ہی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے حدیث ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ الوضوء مما مست النار پر اور فرمایا :۔ انتوضاء من الدہن انتوضاء من الحمیم رواہ الترمذی ۔ یوں ہی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے حدیث عبداللہ بن عباس ،

رضی اللہ تعالیٰ عنہما انہ صلی اللہ علیہ وسلم لایستلم ھذین الرکعتین پڑا اور فرمایا لیس شیئ من البیت مھجوراً کما فی البخاری من روایۃ المحمودی والمستملی ، یوں ہی جماہیر ائمہ صحابہ و تابعین و من بعدہم نے حدیث الوضوء من لحوم الابل پر ، وہو صحیح معروف من حدیث البراء و جابر بن سمرۃ وغیرہما رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں ان کے بعد تابعین و ائمہ مجتہدین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں اپنے اپنے اصول سے نئے حوادث کے احکام استنباط کرنے میں اجتہادی اختلافات ہوئے وہ ان کے مقلدوں میں جاری اور ساری رہے مگر یہ سب ایک ہی درخت کی شاخیں ہیں حاصل سب کا ایک ہی ہے جیسے شاخوں کے متعدد ہونے سے ثمر مختلف نہیں ہو سکتا جس شاخ سے حاصل کرو ثمر وہی ملے گا اسی لئے ارشاد ہوا :۔

بایھم اقتدیتم اھتدیتم — جس کی اقتداء و تقلید کرو گے ہدایت پاؤ گے۔

چنانچہ غیر مجتہدین پر مجتہدین کی تقلید فرض ہوئی اسے چھوڑ کر عمل بالحدیث حرام ہے کہ یہ حدیث کو نہ سمجھے گا اور اس کے راجح و مرجوح ، ناسخ و منسوخ ، صحت اسناد صحت متن ، صحت فقہی پر مطلع نہ ہو سکے گا تو اسے حکم الٰہی پر ظن بھی نہیں مل سکتا۔ اپنے وہم کو ظن سمجھ لینا اور بات ہے اور امام کے قول پر عمل کیا تو قطعاً حکم الٰہی بجالایا کہ :۔

فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون — علم والوں سے پوچھو اگر تمہیں علم نہ ہو۔

تو قطع و یقین کو چھوڑ کر شک اور وہم میں پھنسنا حرام ہے۔

غیر مقلد اور علم حدیث

غیر مقلدین کے محقق مجہول فرماتے ہیں " حدیث کے عالم تو اصل میں

اہلحدیث ہی ہوتے ہیں اوروں کو اول تو حدیث آتی ہی نہیں اگر آجائے تو انکے
پاس چلتی نہیں " (اصلی اہلسنت ص۴۵)

سبحان اللہ! جو بھی جاہل گنوار "اہلحدیث" بن گیا وہ حدیث کا عالم ہو گیا
تو اہلحدیث میں مولوی اور اس کے بعد علامہ اور محقق کہ ہر مولوی و علامہ محقق،
نہیں ہوتا مگر جو محقق ہے وہ مولوی و علامہ ضرور ہوتا ہے کہ جاہل ہر گز محقق
نہیں ہو سکتا پھر اس محقق مجہول کے علم کی فراوانی اور حدیث کا حال اسکی مرتبت
کتابچہ سے ظاہر نیز یہ مختصر چھوٹا چند ورقی کتابچہ اس میں اس کے علمی جوہر کا
یہ عالم کہ ایک جگہ لکھتا ہے " اگر ہم حنفی نہیں کہلاتے تو اس کے معنی یہ تو نہیں کہ ہم
انکو امام بھی نہیں مانتے " (اصلی اہلسنت ص۳)

گویا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو امام مانتا ہے پھر کہتا ہے :-

" اسلام میں سوائے پیغمبر کے کوئی امام نہیں ہو سکتا "

(اصلی اہلسنت ص۳۱)

اور لکھتا ہے :-

" نبی کے سوا کوئی امام نہیں ہو سکتا "

(اصلی اہلسنت ص۳۰)

مقولہ مشہور ہے۔ جب دین جاتا ہے حماقت آہی جاتی ہے۔ مجہول کے دونوں
قول آپس میں متضاد ہیں اگر ان کو متضاد نہ کہیں تو سوائے اس کے کہ مجہول نے
امام اعظم کو نبی تسلیم کر لیا اور کیا لازم آئے گا، پھر لکھتا ہے :-
" مقلد اپنے امام کی بات کو دین سمجھتا ہے گویا جو حق تشریع، اللہ کا تھا
وہ اپنے امام کو دیتا ہے " (اصلی اہلسنت ص۲۹) پھر کہتا ہے " رب تو وہ (یہودی)
بھی نہیں کہتے تھے لیکن ان کو رب کا درجہ دیتے تھے "

(اصلی اہلسنت ص۳۰)

گویا امام کی بات کو دین سمجھ لینا ہی اسکو رب بنانا ہے کیونکہ حق تشریع

جو اللہ تعالیٰ کا ہے وہ امام کیلئے مان لیا تو امام کو رب بنا لیا اگرچہ زبان سے رب نہ کہا۔

اس چند ورقی کتابچہ میں حدیث دانی اور علم کی فراوانی کا یہ عالم ہے کہ پہلے امام اعظم کو امام مانا پھر کہہ دیا کہ اسلام میں نبی کے سوا کوئی امام ہی نہیں اس کے بعد کہہ دیا کہ امام بنانا ہی رب بنانا ہے کیونکہ اسکی بات کو دین مان لینا اگرچہ زبان سے اس کو رب نہ کہا (نوٹ :- پھر امام ہونا کاہے کا) جب محقق کا یہ عالم ہے تو مولوی اس کے سامنے کوئی چیز نہیں، یہ غیر مقلدین کے محقق ہیں اور ان کی یہ بلند شان لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔

بس حدیث کا علم تو مجتہد ہی کو ہوتا ہے جن کے وسیلۂ جلیلہ سے انکے مقلدین میں علم حدیث آیا۔ سطحی طور پر ایک آدھ حدیث کو دیکھ لینا علم نہیں کہلاتا ہزارہا بحار زاخرہ وجبال شاہقہ ہیں جنہیں طے کرنے کے بعد آدمی ایک مسئلہ میں رائے دے سکتا ہے کہ یہاں حکم شرع یہ ہے اور حدیث کا منشا یہ،

اوّل تو سند حدیث واقوال رجال اور ان کے حق میں علماء کے اقوال سے تفتیش تام پھر باہم ترجیح جرح وتعدیل کے مواقع مختلفہ پر اطلاع تام، پھر بحالت عنعنہ مُدَلِّسِین کا کامل اہتمام، خصوصاً وہ جن کی نسبت معلوم کہ ضعفاء ومجروحین سے تدلیس کرتے، کما صرح بہ العلماء الکرام، اسی طرح اختلاط کی معرفت اور یہ کہ کس نے اس سے قبل اختلاط اخذ کیا اور کس نے بعد میں الی غیر ذالک من الامور العظام۔

ثانیاً : حدیث کے طرق ومتابعات کا تتبع واستقراء کہ شذوذ ونکارت واضطراب سند یا متن پر وقوف حاصل ہو۔

ثالثاً : علل خفیہ سے بحث خامض جس پر صدہا سال سے ابتک کوئی قادر نظر نہیں آیا یہاں تک کہ متاخرین سے اکابر محدثین واعاظم ناقدین کا منتہائے مبلغ صرف تصحیح اسناد ہے اگر وہ صحیح کہیں بھی تو اس کے معنی صرف اس قدر کہ اسناد صحیح ہے۔ کیا یہ سب مدارج غیر مقلدین کو حاصل ہیں کہ ان سب مدارج کو قدم راسخ سے طے کرے تو صحت حدیث پر حکم کر

سکتا ہے اب ما وراء صحاح میں تو ان امور کی ضرورت ظاہر۔ رہیں صحاح تو ان میں سنن نسائی وابن ماجہ بیشک نقد وتنقیح کی محتاج کہ نہ وہ تصریحاً ترمذی کی طرح بحث کریں نہ ان سے ابوداؤد کی طرح نص منقول ہے کہ ہمارا مسکوت علیہ صالح ہے، تجربہ شاہد کہ ان میں بہت احادیث ضعیفہ بھی ہیں خصوصاً سنن ابن ماجہ تو فقط ان کی روایت علامت صحت نہیں ترمذی اگرچہ بحث کر جاتے ہیں مگر علماء ناقدین نے تصحیح وتحسین میں انہیں تساہل کی طرف منسوب کیا اور بہت تصحیحوں بلکہ تحسینوں میں ان پر انتقاد کیا تو محقق کو وہاں بھی حاجت بحث باقی۔ سکوت ابو داؤد اگرچہ ان کی تصریح سے امارت صلاح ہے مگر عند التحقیق اس سے صرف صالح الاحتجاج مراد نہیں بلکہ صالح اعتبار کو بھی شامل کما صرح بہ الامام العلامہ ابن الحجر العسقلانی۔ تو ان کا سکوت صحیح وحسن پر مقتصر نہ ہوا بلکہ ضعیف غیر باطل بھی اس میں داخل، وہ خود اپنے رسالہ میں کہ اہل مکہ کو لکھا فرماتے ہیں ماکان من حدیث فیہ وھن شدید فقد بینتہ صاف ظاہر ہوا کہ صرف بیان ضعف شدید کا التزام ہے اور خود امتحان ہی گواہ کہ ان کے مسکوت علیہ میں ضعاف موجود۔ تو یہاں بھی نقد وتنقید سے غنا مقصود۔ افراد مسلم میں بھی بعض احادیث متکلم فیہا ہیں کما نص علیہ النقاد منہم خاتم الحفاظ السیوطی۔ رہ گئی صحیح بخاری اس میں صحت تعالیق کا خود التزام نہیں یوں ہی متابعات میں تساہل اہل حدیث کا داب قدیم۔ تو صرف بخاری کے اصول مسند میں بحث وتفتیش سے کام نہ لیجئے تو وہی تقلید کی تقلید ہی ائمہ مجتہدین کی نہ سہی امام بخاری کی سہی کہ صرف ان کے اعتبار پر صحت مان لی تو جس سے بھاگے تھے وہی گلے میں پڑی۔

امام اعظم پر طعن

غیر مقلدین کے محقق مجہول فرماتے ہیں "اسلام میں پیغمبر کے سوا کوئی امام نہیں ہو سکتا چہ جائیکہ کسی کو امام اعظم بنایا جائے"

(اصلی اہلسنت ص۲۱)

پھر لکھتا ہے "(امام اعظم کہنا) شرعاً بھی ناجائز کیونکہ اس قسم سے لفظ اللہ کو پسند نہیں چنانچہ بخاری مسلم کتب احادیث میں ہے :-

اغیظ رجل علی اللّٰہ یوم القیمۃ واخبثہ رجل کان یسمیٰ ملک الاملاک۔

خبیث ترین شخص وہ جس پر اللہ تعالیٰ قیامت کے دن سخت ناراض ہونگے وہ شخص ہے جو شہنشاہ کہلائے۔

ظاہر ہے کہ جو بھی دنیا میں شہنشاہ کہلاتا ہے وہ دنیا کے بادشاہوں کے لحاظ سے ہی شہنشاہ کہلاتا ہے اللہ کے مقابلہ میں تو کوئی بھی شہنشاہ نہیں بنتا لیکن پھر بھی اللہ تعالیٰ اس نام پر کتنے ناراض ہیں اسی طرح امام اعظم کو قیاس کرلیں"

(اصلی اہلسنت ص۲۳)

حضرت مجہول کو جب لفظ کے خلاف کوئی صورت بن نہ پڑی تو لفظ شہنشاہ کا سہارا لیا۔ تو امام اعظم کو شہنشاہ سے کیا نسبت اور عرفاً شہنشاہ بھی معیوب نہیں جبکہ استغراق حقیقی پر محمول نہ کیا جائے اور اعظم کہنا تو حدیث سے ثابت۔ ابوداؤد میں مطرف بن عبداللہ بن الشخیر سے روایت ہے کہ میں وفد بنی عامر کے ساتھ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو ہم نے کہا :-

انت سیدنا۔ — آپ ہمارے سید ہیں

ارشاد فرمایا :-

فقال السید اللّٰہ — سردار تو اللہ ہی ہے

پھر عرض کیا :-

فقلنا افضلنا فضلا واعظمنا طولا فقال قولوا قولکم۔ — آپ فضل میں ہمارے افضل ہیں ہمارے اعظم ہیں تو ارشاد فرمایا اس

طرح کہا کرو۔

تو اعظم ہا کہنے کا ثبوت حدیث میں موجود، اور سید ہا کہنے کو تو منع فرمایا بھی استغراق حقیقی کے معنوں میں ہے ورنہ سید بھی معمول۔ علاوہ ازیں حدیث میں ممانعت تو نام رکھنے کی ہے کسی کے وصف میں کوئی بات بیان کرنے میں اور نام رکھنے میں بڑا فرق ہے۔

توضیح اصل منشائے منع لفظ شہنشاہ کا استغراق حقیقی پر محمل ہے یعنی موصوف کا استثناء تو عقلی ہے کہ خود اپنے نفس پر بادشاہ ہونا معقول نہیں اس کے سوا جمیع ملوک پر سلطنت اور یہ معنی قطعاً مختص بحضرت عزت جل جلالہ ہیں اور اس کے معنی کے ارادے سے اگر غیر پر اطلاق ہو تو صراحتاً کفر ہے کہ اس سے استغراق حقیقی میں رب عزوجل بھی داخل ہوگا یعنی معاذاللہ موصوف کو اس پر بھی سلطنت ہے یہ ہر کفر سے بدتر کفر ہے مگر حاشا نہ ہرگز کوئی مسلمان اسکا ارادہ کر سکتا ہے نہ زنہار کلام مسلم میں یہ لفظ سن کر کسی کا اعطرف ذہن جا سکتا ہے۔ بلکہ قطعاً عہد یا استغراق عرفی ہی مراد اور وہی مفہوم و مستفاد ہوتا ہے کہ قائل کا اسلام ہی اس ارادہ پر قرینہ قاطعہ ہے۔ اب رہا یہ کہ استغراق حقیقی اگرچہ نہ مراد نہ مفہوم مگر مجرد احتمال ہی موجب منع ہے یہ قطعاً باطل ہے یوں تو ہزاروں الفاظ کہ تمام عالم میں دائر و سائر ہیں منع ہو جائیں گے مثلاً قاضی القضاۃ، امام الائمہ، شیخ الشیوخ، شیخ المشائخ، عالم العلماء، صدر الصدور، امیر الامراء وغیرہم جن کے نظائر کتب دینیہ میں متکاثر موجود، ان الفاظ کو عموم استغراق حقیقی پر رکھیں تو قاضی القضاۃ، حاکم الحاکمین، عالم العلماء، سید الاسیاد قطعاً رب العزت جل جلالہ ہی کے لئے خاص ہیں اور دوسرے پر ان کا اطلاق صریح کفر بلکہ بنظر حقیقت اصلیہ حرف قاضی، حاکم، سید، ملک بمعنی بادشاہ بھی اس کے ساتھ خاص۔ قال تعالیٰ واللہ یقضی بالحق، وقال

تعالیٰ لہ الحکم والیہ ترجعون، قال تعالیٰ یوم یجمع اللہ الرسل
فیقول ماذا اجبتم قالوا لا علم لنا ۔ وفد بنی عامر نے حاضر ہو کر حضور صلی
اللہ علیہ وسلم سے عرض کی "انت سیدنا" حضور ہمارے سردار ہیں فرمایا "السید اللہ"
سید تو اللہ ہی ہے (رواہ احمد وابو داؤد) یوں ہی ملک (بادشاہ)
قال تعالیٰ لہ الملک ولہ الحمد، قال تعالیٰ لمن الملک ۔ خود حضور صلی اللہ
علیہ وسلم نے اس حدیث "ملک الملوک" کی تعلیل میں فرمایا "لا ملک الا اللہ"،
بادشاہ کوئی نہیں سوائے اللہ کے (رواہ مسلم) مگر حاشا ان تمام الفاظ میں
نہ ہرگز یہ معنی قائلین کی مراد۔ نہ ان کے اطلاق سے مفہوم و مفاد اس پر دلیل
ظاہر و باہر یہ ہے کہ متکبر، مغرور، جبار سلاطین کہ اپنے آپ کو ما بدولت و اقبال
اور اپنے بڑے عہدیداروں امراء و وزراء کو بندہ، حضور و فدوی خاص لکھتے
ہیں جن کے تکبر کی یہ حالت کہ انہیں امراء کو قاضی القضاۃ وامیر الامراء خطاب
دیتے اور خود لکھتے اوروں سے لکھواتے بلکہ جو ان کے اس خطاب پر اعتراض
کرے عتاب پائے اگر ان میں استغراق حقیقی کا ادنیٰ ایہام بھی ہوتا جس سے
متوہم ہوتا کہ یہ امراء خود ان سلاطین پر بھی حاکم ہیں تو کیا امکان تھا کہ
اسے ایک آن کیلئے بھی روا رکھتے تو ثابت ہوا کہ عرف عام میں امثال الفاظ
میں استغراق حقیقی ارادۃً یا افادۃً ہر طرح قطعاً یقیناً متروک و مہجور جس
کی طرف اصلاً خیال بھی نہیں جاتا۔ حدیث شریف میں اسکی تعلیل یوں ہی
ارشاد ہوئی "لا ملک الا اللہ" اللہ کے سوا کوئی بادشاہ نہیں، ظاہر ہے کہ حصر
اسی "السید ہو اللہ و ھو الحکم" اللہ کے قبیل سے ہے ورنہ خود قرآن عظیم میں
ارشاد ہوا:۔

وقال الملک انی اری ۔ اور بادشاہ نے کہا میں نے خواب دیکھا۔

اور فرمایا:۔

وقال الملك ائتوانی بہ — اور بادشاہ بولا انہیں میرے پاس لے آؤ۔

اور فرمایا :-

ان الملوک اذا دخلوا قریۃ — بیشک بادشاہ جب کسی بستی میں داخل ہوتے ہیں۔

اور فرمایا :-

ان اللہ قد بعث لکم طالوت ملکا۔ — بیشک اللہ نے طالوت کو تمہارا بادشاہ بنا کر بھیجا۔ وغیرہ

حضر محقق مجہول نے اپنے اصول مذہب کے مطابق حدیث شریف میں بھی خیانت کی اور پوری حدیث نہ لکھی جس سے مفہوم واضح ہو جاتا مسلم شریف میں وہ حدیث یوں ہے اغیظ رجل علی اللہ یوم القیمۃ و اخبثہ واغیظہ علیہ رجل کان یسمی ملک الاملاک۔

حدیث شریف کا آخری جملہ یعنی بادشاہ کوئی نہیں اللہ کے سوا، پس حاصل حدیث کا یہ ہے جو مذکور ہوا کہ جس شخص نے بدعوی الوہیت و خدائی اپنا نام ملک الاملاک رکھا اس پر سب سے زیادہ عذاب ہوگا ورنہ عرفاً اور مجازاً لفظ شہنشاہ کا استعمال بزرگان دین نے بکثرت فرمایا مثلاً امام رکن الدین ابوبکر محمد بن ابی المفاخر بن عبد الرشید کرمانی علیہ الرحمۃ جواہر الفتاوی کتاب الاجارہ باب سادس میں فرماتے ہیں۔ قال الامام القاضی ملک الملوک ابو العلی۔ نیز علامہ خیر الدین رملی استاد صاحب در مختار نے فتاوی خیریہ میں نقل فرمایا :- قال مثل ملک الملوک ۔ نیز حضرت عمدۃ العلماء والاتقیاء زبدۃ العرفاء والاولیاء مولوی معنوی سیدی جلال الملۃ والدین رومی، مثنوی شریف میں فرماتے ہیں ؎

گفت شاہنشاہ جز ارس کم کنید
در بجنگ دنامش از خطابہ زنید
پیش شاہنشاہ بروش خوش نیاز
تا بسوزد بر سر شمع طراز

عارف باللہ داعی الی اللہ سیدی مصلح الدین سعدی شیرازی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں ہفخر الاسلام سعد ابن الاتابک الاعظم شاہنشاہ المعظم مالک رقاب الامم مولی الملوک العرب والعجم۔

نیز فرماتے ہیں :- ؎

با رعیت صلح کن وز جنگ خصم ایمن نشین
زانکہ شاہنشاہ عادل را رعیت لشکر است

محبوب الٰہی حضرت عارف باللہ سیدی خسرو علیہ الرحمۃ اوا خر قران السعدین صفت تحت شاہی میں فرماتے ہیں :- ؎

کیست جز انوسے کہ نہد پائے راست
پیش شکوہے کہ شہنشاہ راست

عارف باللہ امام العلماء حضرت نور الدین جامی قدس سرہٗ السامی تحفۃ الاحرار میں فرماتے ہیں ؎

زد بجہاں نوبت شاہنشہی
کوکبہ فخر عبید اللٰہی

مخدوم قاضی شیخ شہاب الدین تفسیر بحر المواج میں فرماتے ہیں ۔ "سلطان السلاطین خدا وند با عجز و تمکین بادشاہ سلیمان الخ۔

غرض کلمات اکابر ملت و اولیاء ملت میں صدہا نظائر موجود ہیں لہٰذا معلوم ہوا کہ عرفاً شہنشاہ کہنا نہ معیوب ہے نہ ممنوع۔

علم حدیث اور امام اعظم ابو حنیفہ

غیر مقلدین سے محقق مجہول فرماتے ہیں "آپ کہتے ہیں اپنے آپکو اہلسنت لیکن تقلید اماموں کی کرتے ہیں (اصلی اہلسنت ص۹) اور کہتا ہے "آپکا تعلق امام ابو حنیفہ اور ان کی فقہ سے نہ حدیث سے ہے"
(اصلی اہلسنت ص۹)

پھر کہتا ہے "کلمہ تو محمد رسول اللہ کا پڑھتے ہیں اور حنفی بن کر پیروی امام ابو حنیفہ کی کرتے ہیں" (اصلی اہلسنت ص۱۲)

ان عبارات خبیثہ کا مطلب یہ ہے کہ غیر مقلدین۔ مقلدین خصوصاً اہلسنت احناف کو مسلمان نہیں سمجھتے کیونکہ کلمہ تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پڑھتے ہیں لیکن پیروی امام اعظم کی کرتے ہیں صرف ان کی فقہ سے تعلق ہے نہ حدیث سے تعلق نہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ظاہر ہے جسکا تعلق محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نہیں وہ ہرگز مسلمان نہیں، چنانچہ کہتا ہے "اگر (حدیث پر) عمل کرتے ہوتے تو اہلحدیث ہوتے"
(اصلی اہلسنت ص۸)

بحمدہٖ! ہم ثابت کر چکے کہ فقہ پر عمل کرنا ہی حدیث پر عمل کرنا ہے اللہ عزوجل فرماتا ہے :۔

فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون۔ — علم والوں سے پوچھو اگر تمہیں علم نہ ہو۔

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

الا سئلوا اذا لم یعلموا وانما شفاء العی السؤال۔ — کیوں نہ پوچھا جب نہ جانتے تھے کہ تھکنے کی دوا تو پوچھنا ہی ہے

(اخرجہ ابوداؤد عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ)

اس بیان روشن تبیان سے ثابت ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی پیروی اور حدیث پر مکمل عمل تو مقلد ہی کرتے ہیں غیر مقلد حدیث پر عمل کرنے کے اہل ہی نہیں اگرچہ انا فیر منہ اپنے استاد ابلیس کی تقلید میں کہتے رہیں۔ حدیث کو سن لینا یا کسی کتاب میں دیکھ لینا ہی کفایت کرتا تو حضور سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ کیوں فرماتے :-

نضر اللہ عبدا سمع مقالتی فحفظھا ووعاھا واداھا

اللہ عزوجل اس بندہ کو سرسبز کرے جس نے میری حدیث سن کر یاد کی اور دل میں رکھی اور ٹھیک ٹھیک اوروں کو پہنچا دی۔

فرب حامل فقہ غیر فقیہ کہ بہتیروں کو حدیث یاد ہوتی ہے مگر فہم و فقہ کی لیاقت نہیں رکھتے پر دوسرے ان سے زیادہ فہیم اور فقیہ ہوتے ہیں (اخرجہ الشافعی واحمد والدارمی وابوداؤد والترمذی، صحیح ابن ماجہ والبیہقی فی المدخل عن زید بن ثابت والدارمی عن جبیر بن مطعم، نحوہ احمد والترمذی وابن حبان باسناد صحیح عن ابن مسعود والدارمی عن ابی الدرداء رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین)

اگر مجرد حدیث پر اطلاع کافی ہوتی تو ہزاروں لاکھوں محدثین گزرے سب مجتہد ہوتے حالانکہ اکثر مقلدین تھے حتیٰ کہ امام تاج الدین سبکی علیہ الرحمہ نے رئیس المحدثین امام بخاری کو بھی شافعیہ میں گنا ہے تم کس گنتی میں ہو۔

بمیلانی کر! معارج حدیث میں وجوہ احتجاج و طرق تعلیل و معانی الودات واقسام نظم وانواع معنی و صور تعارض واسباب ترجیح و مسالک تطبیق پھر ان سب میں ائمہ علماء کے اختلافات کثیرہ اور ہر جگہ قول راجح کی تنقیح و تنقید ان وادیوں کو نظر صائب و فکر ثاقب سے قطع کرے لاکھوں مخمص ہوتے ہیں

ہزاروں مطلق مقید ہوتے ہیں صدہا ظاہر ماؤل ہوتے ہیں بہت عموم پر مقتصر بجے ہیں والامثلۃ ذلک شائعۃ وذائعۃ۔ کبھی بلحاظ سائل حکم صادر ہوتا ہے کما فی الحدیث قبلۃ الصائم۔ بعض قیود محض بنظر واقع ہوتے ہیں کما فی قولہ اضعافاً مضاعفۃ۔ گاہے بے مقصد تشریع مجرد اخبار مراد ہوتا ہے کما فی حدیث علیک السلام تحیۃ الموتی۔ اور ان کے سوا صدہا معارک مرد آزما و مہالک جانفرسا ہیں اہل نقد واجتہاد کے سوا کون ہے کہ ان حقائق دقیقہ ودقائق عمیقہ پر اطلاع پائے اور ان تنگ و تار دشوار گزار گھاٹیوں سے سلامت گزر جائے۔ ناواقف کہ اس منصب رفیع تک نہ پہنچا اگرچہ اپنے آپ کو عالم متبحر جانے جب قدم دھرےگا منہ کے بل گرے گا ایسے ہی لوگوں کو حدیث میں فرمایا :-

افتوا بغیر علم فضلوا واضلوا۔ — بے علم فتوی دیا سو خود بہکے اوروں کو بہکایا۔

(اخرجہ احمد والدارمی والبخاری والمسلم والترمذی وابن ماجہ عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما)

اسی لئے حدیث میں آیا :-

من قال فی القرآن برأیہ فاصاب فقد اخطاء — جس نے قرآن میں اپنی رائے سے کہا اور اس کا کلام ٹھیک ہی پڑا جب بھی خطا کی۔

(اخرجہ ابوداؤد والترمذی والنسائی عن جندب بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

جو لوگ ایک آدھ حدیث دیکھکر از خود اہلحدیث بن بیٹھے اور اپنے ناقص علم قاصر فکر فاتر رائے سے کچھ مفاد ٹھہرا کر عمل بالحدیث کا نام لیتے اور ارشادات عالیہ ائمہ مجتہدین وامیناں شرع متین وارکان دین کو بیٹھ دیتے ہیں وہ حقیقتاً حدیث کا خلاف کرتے ہیں اور راہ ضلال واضلال میں قدم

دھرتے ہیں بخلاف مقلدین کے کہ اللہ عزوجل نے انہیں جہل بسیط پر آگاہ فرما کر جہل مرکب سے خلاص دیا اور انہوں نے دین متین کے محکم ستونوں میں سے کسی ستون کو مضبوط تھام لیا ان کا "قال ابوحنیفہ و قال الشافعی" پر عمل کرنا حقیقۃً قال اللہ و قال الرسول کا متبع ہونا ہے والحمد للہ رب العالمین۔

غیر مقلدین کے محقق مجہول فرماتے ہیں "کتاب ان (امام اعظم) کی کوئی نہیں باقی ہر امام کی کتاب ہے صحاح میں تقریباً روایت ان کی کوئی نہیں باقی ائمہ کی روایات سے علاوہ مستقل اپنی مسند ہے حدیث کی کتابیں ہیں شاگرد بھی بلاواسطہ اتنے نہیں جتنے اور ائمہ کے آخر امام اعظم کس اعتبار سے ہیں"

(اصلی اہلسنت صد ۳۲۰۳۱)

آنکھ والا تیرے جلوے کا تماشا دیکھے
دیدۂ کور کو کیا آئے نظر کیا..... دیکھے

یہ مجہول "محقق" ہے مگر امام اعظم کو نہیں جانتا مغلس پوچھتا ہے امام اعظم کس اعتبار سے ہیں، علم والوں سے پوچھو، امام المحدثین امام عامر شعبی جنہوں نے پانچ سو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کو پایا، حضرت امیر المؤمنین مولیٰ علی.... و سعد بن ابی وقاص و سعید ابن زید و ابوہریرہ و انس بن مالک و عبداللہ بن عمر و عبداللہ بن عباس و عبداللہ بن زبیر و عمران بن حصین و جریر بن عبداللہ و مغیرہ بن شعبہ و عدی بن حاتم و امام حسن و امام حسین وغیرہم رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین بکثرت اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے شاگرد اور ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے استاذ ہیں جن کا پایۂ رفیع حدیث میں ایسا تھا کہ فرماتے ہیں بیس سال گزرے ہیں کسی محدث سے کوئی حدیث میرے کان تک ایسی نہیں پہنچی جس کا علم مجھے اس محدث

سے زائد نہ ہو ایسے والا مقام صاحب جلالت شان فرماتے ہیں :۔

انا لسنا بالفقہاء ولکنا سمعنا الحدیث فرویناہ للفقہاء من اذا علم عمل۔

ہم لوگ فقیہ مجتہد نہیں ہم نے تو حدیث سن کر فقیہوں کے آگے روایت کر دیں جو ان پر مطلع ہو کر کارروائی کریں گے

(نقلہ الذہبی فی تذکرۃ الحفاظ)

اور ملاحظہ ہو امام المحدثین امام سلیمان اعمش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ اجلہ ائمہ تابعین سے اور شاگردان سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہیں اور تمام اصحاب صحاح ستہ وغیرہم محدثین کے اساتذہ میں ہیں حدیث میں ان کا پایہ جتنا بلند تھا محتاج بیان نہیں باوصف اس کے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کرتے تھے :۔

یا معشر الفقہاء انتم الأطباء ونحن الصیادلۃ وانت ایہا الرجل اخذت بعلاقۃ الطرفین۔

اے فقہ والو تم طبیب ہو اور ہم محدث عطار ہیں یعنی دوائیں پاس ہیں مگر ان کا طریق استعمال تم مجتہدین جانتے ہو اور اے ابوحنیفہ تم نے تو فقہ و حدیث دونوں کنارے سے لئے۔

حضرت مجہول سمجھ آئی امام اعظم کس اعتبار سے ہیں نیز وہ مجتہد فی المذہب جیسے مذہب حنفی میں امام ابویوسف و امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہما بلاشبہ ایسے ائمہ کو حکم و دعویٰ کا منصب حاصل وہ اس کے باوجود اتباع امام اعظم سے خارج نہ ہوئے کہ خود اجل ائمہ مجتہدین فی المذہب قاضی الشرق والغرب امام ابویوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کے مدارج رفیعہ حدیث سب کو مسلم ، جن کے بارے میں امام مزنی تلمیذ جلیل امام شافعی فرماتے ہیں "ھو اتبع القوم للحدیث" امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں "منصف فی الحدیث" امام یحیٰ ابن معین باں تشدد شدید فرماتے ہیں "لیس فی اصحاب الرای اکثر حدیثا منہ" امام عبداللہ ذہبی شافعی اس جناب کو حفاظ حدیث میں شمار کرتے اور کتاب تذکرۃ الحفاظ

میں بعنوان الامام العلامہ فقیہ العراقین ذکر کیا یہ امام ابویوسف علیہ الرحمۃ باایں جلالت شان حضور سیدنا امام الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسبت فرماتے ہیں۔

"کبھی ایسا نہ ہوا کہ میں نے کسی مسئلہ میں امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خلاف کر کے غور کیا ہو مگر یہ کہ انہیں کے مذہب کو آخرت میں زیادہ وجہ نجات پایا اور بار بار ہوتا کہ میں حدیث کی طرف جھکتا پھر تحقیق کرتا تو امام اعظم مجھ سے زیادہ حدیث صحیح کی نگاہ رکھتے تھے"

بحرالرائق کے مفسدات الصلوٰۃ میں امام ابویوسف سے منقول ہے کہ :۔

"میں بعض مسائل میں جانتا حدیث میری طرف ہے تنقیح کے بعد کھلتا کہ امام نے جس حدیث سے فرمایا میری خواب میں تھی"

یہی امام ابویوسف بعض مسائل میں پریشان ہو کر فرماتے "جہاں ہمارے استاذ کا کوئی قول نہیں اس میں ہمارا یہی حال ہے" اور فرماتے ہیں :۔

مارأیت اعلم بتفسیر الحدیث من ابی حنیفۃ۔

میں نے ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بڑھکر حدیث کی تفسیر کرنیوالا اور ان فقہی نکات کو پرکھنے والا اور مواقع کا علم رکھنے والا نہیں دیکھا۔

امام عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں :۔

"انہوں (امام اعظم) نے آثار (حدیث) کو روایت کیا تو ایسی تو ایسی بلند پروازی دکھائی جیسے شکاری پرندے بلند مقام پر نہ عراق میں ان کی کوئی مثال تھی نہ مشرق و مغرب اور نہ کوفہ میں"

امام اجل سفیان ثوری علیہ الرحمۃ نے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ آپ

کو وہ علم کھلتا ہے جس سے ہم سب غافل ہوتے ہیں اور فرمایا:-

"ابو حنیفہ کا خلاف کرنے والا اس کا محتاج ہے کہ ان سے

مرتبہ میں بڑا اور علم میں زیادہ ہو اور ایسا ہونا دور ہے"۔

امام شافعی نے فرمایا تمام جہاں میں کسی کی عقل ابو حنیفہ کی مثل نہیں۔ امام عاصم نے فرمایا اگر ابو حنیفہ کی عقل تمام روئے زمین کے نصف آدمیوں کی عقلوں سے تولی جائے ابو حنیفہ کی عقل غالب آئے۔ امام ابو بکر بن حبیش نے کہا اگر ان کے تمام اہل زمانہ کی مجموع عقلوں کے ساتھ وزن کریں تو ایک ابو حنیفہ کی عقل ان تمام ائمہ اکابر و مجتہدین و محدثین سب کی عقل پر غالب آئے۔

(فتاوی رضویہ شریف جلد اوّل)

حضرت مجہول کچھ سمجھ میں آئی کہ ابو حنیفہ کو امام اعظم کیوں کہتے ہیں چمگادڑ اگر آفتاب کا انکار کرے تو آفتاب معدوم نہ ہو جائے گا اگر اب بھی تسکین نہ ہو سکی تو اور لیجئے!

حضرت علامہ ملا علی قاری علیہ الرحمۃ امام محمد بن سماعہ سے نقل کرتے ہیں:-

ان الامام ذکرف تصانیفہ ھفتاد و سبعین الف حدیث وانتخب الآثار من اربعین الف حدیث۔	امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے اپنی تصانیف میں ستر ہزار (۷۰،۰۰۰) سے زائد احادیث بیان فرمائیں اور چالیس ہزار (۴۰،۰۰۰) احادیث سے کتاب الآثار کا انتخاب کیا۔

(مناقب علی القاری بذیل الجواہر ج۲)

اور فرماتے ہیں:-

انہ وضع ثلاثۃ الاف وثمانین الف مسألۃ منھا ثمانیۃ وثلاثون الیضاً فی العبادۃ	ابو حنیفہ نے تراسی ہزار (۸۳،۰۰۰) مسائل طے فرمائے جن میں سے اڑتیس ہزار (۳۸،۰۰۰) عبادات اور باقی

والباقی فی المعاملات۔ معاملات کے بارے میں استخراج
فرمائے (ایضاً)

ابوحنیفہ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شاگردوں کی تعداد چار
ہزار تھی جو سب مسلمانوں کے امام تھے جن میں ایک ہزار مجتہدین شاگرد جن میں
سے چند مشہور کے اسما گرامی یہ ہیں۔ ۱۔ امام المسلمین قاضی القضاۃ امام
ابویوسف، ۲۔ امام المسلمین امام محمد بن الحسن الشیبانی۔ ۳۔ امام ہذیل التمیمی۔
۴۔ امام حسن بن زیاد۔ ۵۔ امام حماد بن ابوحنیفہ۔ ۶۔ امام عبداللہ ابن مبارک
الرازی۔ ۷۔ امام داؤد بن نصر الطائی۔ ۸۔ امام فضیل بن عیاض العالم ربانی
۹۔ امام قاسم بن معن بن عبدالرحمن بن عبداللہ بن مسعود۔ ۱۰۔ امام ابراہیم بن ادہم
۱۱۔ بشر بن الحارث۔ ۱۲۔ حضرت امام ابوعلی شفیق بن ابراہیم ازدی۔ ۱۳۔ امام اسد
ابن عمرو۔ ۱۴۔ امام وکیع بن الجراح۔ ۱۵۔ امام نقد رجال یحییٰ بن سعید۔ ۱۶۔ امام
ابوسعید یحییٰ ابن زکریا۔ ۱۷۔ امام علی بن مسہر قریشی کوفی۔ ۱۸۔ امام حفص بن
غیاث۔ ۱۹۔ امام مسعر بن کدام۔ ۲۰۔ امام ابومحمد نوح رضوان اللہ تعالیٰ علیہم

الحاصل امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل اور انکی
شان علم والوں سے پوشیدہ نہیں جاہل کیا جانے۔ ان کے فضائل سے بطور
نمونہ از خروارے منقول کر دیئے کہ زیادہ کا یہ مختصر متحمل نہیں۔

مسلمانوں کو مشرک بنانا

غیر مقلدین سے محقق مجہول فرماتے ہیں "مقلد خواہ کتنا بھی
موحد کیوں نہ ہو وہ مشرک ضرور ہوتا ہے قرآن مجید کی آیت وما یؤمن
اکثرھم باللہ الا وھم مشرکون بتاتی ہے کہ اکثریت دنیا میں ایسے لوگوں
کی ہے جو اللہ پر ایمان لانے کے باوجود مشرک ہیں ظاہر ہے کہ ایسے لوگ
مقلد ہی ہو سکتے ہیں کیونکہ اکثریت دنیا میں ان کی ہے"

(اصلی اہلسنت ص۲۷، ۲۸)

پچھلے اوراق میں ثابت ہو چکا کہ غیر مقلد اپنے معنوی استاد مولوی اسمٰعیل دہلوی اور ان کے امام محمد بن عبدالوہاب کے پیرو ہیں اور ان ہی کی تقلید میں مسلمانوں کو مشرک کہا جاتا ہے مولوی اسمٰعیل دہلوی نے اپنی کتاب تقویۃ الایمان میں لکھا "وما یؤمن اکثرھم باللہ الا وھم مشرکون" اور نہیں مسلمان ہیں اکثر لوگ مگر یہ کہ شرک کرتے ہیں یعنی اکثر لوگ جو دعویٰ ایمان کا رکھتے ہیں سو وہ شرک میں گرفتار ہیں"

(تقویۃ الایمان ص۱۶ مکتبہ اسلام دھن پورہ لاہور)

اور محمد بن عبدالوہاب نے اپنی کتاب "التوحید" میں لکھا:-

اعلموا ان الشرک قد شاع فی هذا الزمن وذاع والأمر الی ما وعد اللہ وقال وما یؤمن اکثرھم باللہ الا وھم مشرکون۔

جان لو کہ اس زمانہ میں شرک بہت شائع اور پھیل گیا ہے اور کیفیت وہ ہو گئی ہے جس کا بیان اللہ نے کیا اور کہا اور یقین نہیں لاتے بہت لوگ، اللہ پر مگر ساتھ شریک بھی کرتے ہیں۔

پس جو آیت محمد بن عبدالوہاب نے مسلمانوں کو مشرک بنانے کے لیے پیش کی مولوی اسمٰعیل دہلوی نے اس کی تقلید میں وہی آیت پیش کر دی اور ان کی تقلید میں غیر مقلد اسی آیت کو پیش کرتے ہیں اور مسلمانوں کو مشرک کہتے ہیں البتہ لہجہ اپنا اپنا ہے اور راگ وہی گایا جاتا ہے جو محمد بن عبدالوہاب اور مولوی اسمٰعیل دہلوی نے گایا چنانچہ غیر مقلدین بھی مقلد تقلید اپنے امام کی کر کے مشرک ہو گئے۔

اب ہم مولوی اسمٰعیل کے چچا شاہ عبدالقادر صاحب محدث دہلوی کی تفسیر موضح القرآن سے اس آیت کا مطلب نقل کرتے ہیں۔ "اور نہیں مانتے بہت لوگ مکے کے رہنے والوں سے خدائے تعالیٰ کو ایک کر کے اور خدائے تعالیٰ کے ساتھ شریک کرنے والے ہیں" یعنی مکہ کے لوگ فرشتوں کو خدائے تعالیٰ کی بیٹیاں کہتے ہیں اور یہود حضرت عزیر کو بیٹا خدا کا کہتے ہیں اور نصاریٰ حضرت عیسیٰ

کو بیٹا خدا کا کہتے ہیں۔

(تفسیر موضح القرآن، سورۂ یوسف)

ثابت ہوا کہ یہ آیت مشرکین کے حق میں نازل فرمائی گئی مگر محمد بن عبدالوہاب نجدی نے اس کو مسلمانوں پر چسپاں کر دیا اور اس کی تقلید میں مولوی اسمٰعیل اور غیر مقلدین نے مسلمانوں کو مشرک بنا ڈالا اور اسی کی نسبت سے مولوی اسمعیل نے اپنے ٹولہ کا نام محمدی رکھا جو غیر مقلد اپنے کو محمدی کہتے ہیں اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ غیر مقلدین اپنے امام محمد بن عبدالوہاب اور مولوی اسمعیل سمیت مقلدین سارے یہ بتائیں کہ یہ آیت کریمہ وما یؤمن اکثرہم باللہ الا وہم مشرکون ا۔ کب نازل ہوئی۔ ۲۔ اس وقت مسلمانوں میں مقلدین کی تعداد کتنی تھی۔ ۳۔ اور غیر مقلد جو شرک سے پاک تھے کتنے تھے۔ ۴۔ مقلد مسلمان اس وقت کس کی تقلید کرتے تھے۔ ۵۔ حالانکہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ان میں موجود، تو منع کیوں نہ فرمایا۔ ۶۔ اگر منع فرمایا اسکی دلیل و ثبوت۔ ۷۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے منع فرمانے پر انہوں نے حکم والا کی تعمیل کیوں نہ کی۔ ۸۔ اگر تعمیل حکم کی گئی اس کا ثبوت۔ ۹۔ اگر نہیں کی گئی تو اس کی دلیل۔ ۱۰۔ آیت کریمہ نازل ہونے کے باوجود بھی سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کو مسلمانوں میں شامل کیوں فرمایا، مشرک ہونیکا اعلان کر کے علیحدہ کیوں نہ کیا غیر مقلد محقق مجہول اور غیر مجہول اسکا تفصیل وار جواب شائع کریں۔

محقق مجہول اپنے دعوائے شرک پر دلیل قائم کرتے ہوئے فرماتے ہیں ۱۔ اللہ کا حق اپنے امام کو دیا قرآن مجید میں ہے:-

ام لهم شرکاء شرعوا لهم من الدین مالم یاذن به الله

کیا ان مشرکوں نے ایسے شریک بنا رکھے ہیں جو ان کیلئے دین میں ایسے مسئلے بتاتے ہیں جن کی منظوری اللہ نے نہیں دی۔

اس آیت میں جس کے قول و قیاس کو دین سمجھا جائے اس کو اللہ نے اپنا شریک قرار دیا اللہ کے اذن سے پیغمبر کی بات دین نہیں ہو سکتی چہ جائیکہ عالموں کی آراء کو دین بنایا جائے لیکن مقلد اپنے امام کی بات کو دین سمجھتا ہے گویا جو حق تشریع اللہ کا تھا وہ اپنے امام کو دیتا ہے "

(اصلی اہلسنت صہ ۲۹)

غیر مقلدین کے محقق مجہول کی قلابازیاں ملاحظہ ہوں خود ائمہ کی امامت کا اقرار کرتا ہے اور کہتا ہے اگر ہم حنفی نہیں کہلاتے تو اس کے معنیٰ یہ تو نہیں کہ ہم ان کو امام بھی نہیں مانتے جب امام تسلیم کر لیا تو جو حکم آیت کریمہ سے نافذ فرمایا خود اس پر آیا اور امام مان کر مشرک ہو گیا کہ ائمہ دین کا مطلب ہی یہ ہے کہ دین میں انکو امام اس لئے مانا گیا کہ ان سے دین حاصل کریں علاوہ ازیں غیر مقلد البتہ ضرور اپنے اماموں کی بات کو دین سمجھتا ہے اگرچہ صراحۃً دین کے خلاف ہوں یا دین میں انکا کوئی وجود نہ ہو مثلاً غیر مقلدین اپنے کو اہلحدیث کہتے ہیں یہ دین میں یا بے دینی میں ظاہر ہے کہ اہلحدیث کہہ کر اپنا دین ظاہر کرتے ہیں حالانکہ اس سے قبل مسلمانوں میں کبھی اہلحدیث ہونا شائع نہ ہوا نہ اسکا ثبوت تو اپنے امام کی تقلید میں اہلحدیث بنے نیز یہ اپنے کو محمدی کہلاتے ہیں دین میں یا بے دینی میں ؟۔ ظاہر ہے کہ محمدی بتا کر اپنا دین ظاہر کرتے ہیں حالانکہ اس سے قبل کبھی مسلمانوں میں محمدی ہونا نہ پایا گیا یہ اپنے امام کی تقلید میں اپنے کو محمدی اور اہلحدیث کہتے ہیں کیا ان کو یہ نام رکھنے کی اجازت اللہ نے دی یا اللہ کے رسول نے (جل جلالہٗ و صلی اللہ علیہ وسلم) ہے تو ابو حانکم اگر اجازت نہیں دی تو یہ خود اپنے اصول کے مطابق مشرک ہوئے۔

چنانچہ اسی طرح مسائل میں یہ اپنے عالموں کی آراء کو دین سمجھتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ کی اجازت کا کوئی ثبوت نہیں مثلاً چک شطیع ضلع

ساہیوال سے مولوی احمد دین انصاری نے سوال کیا کہ جمعہ کی دوسری اذان مسجد کے اندر کہی جائے یا باہر۔ اس کا جواب غیر مقلدین کے مولوی محمد عبداللہ عفیف تحریر فرماتے ہیں " اذان خواہ پہلی ہو یا دوسری ہر دو اذانوں کا مقصود نمازیوں کو اطلاع دینا ہے کہ اب جمعہ کا وقت ہو چکا ہے یا اب خطبہ شروع ہو چکا ہے اس لئے اس مقصد کے حصول کیلئے جہاں بلند آواز مؤذن کی ضرورت ہے وہاں اذان کے لئے ایسی جگہ بھی مطلوب ہے کہ جہاں سے آواز زیادہ دور تک جا سکے ۔ اور دوسرے یہ کہ اذان مسجد کے حلقے کے اندر ایسی جگہ ہو جو اذان کیلئے مناسب ہو اور بس! چنانچہ حافظ محمد عبداللہ روپڑی اپنے فتاوی میں رقمطراز ہیں (ان کی طویل عبارت کے بعد) روپڑی صاحب فرماتے ہیں، اذان وغیرہ جس کو جگہ سے تعلق نہیں کس طرح فیصلہ ہو سکتا ہے کہ اندر ہو یا باہر آگے ہو یا دائیں بائیں۔

(فتاوی اہلحدیث ص۱۱۲، جلد ۲)

(پھر فیصلہ سناتے ہیں) بہر حال اذان کیلئے مناسب جگہ ہونی چاہیئے خواہ مسجد کے اندر یا باہر امام کے سامنے ہو یا ادھر ادھر آجکل لاؤڈ اسپیکر ہوتے ہیں اس لئے جگہ کی تعیین ویسے ہی ختم ہو گئی ملخصاً۔

(ترجمان اہلحدیث ص۲۰۱۹، لاہور جلد ۹، شمارہ ۵، اپریل ۱۹۷۸ء)

افسوس نہ حدیث سے استدلال نہ قرآن سے استنباط صرف اور صرف اپنا حکم ڈھکوسلا ہے جس پر تمام غیر مقلدین متفق اور قائل اور عامل ہیں حالانکہ حدیث اس کے خلاف ہے سنن ابی داؤد شریف جلد اوّل میں ہے عن سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ

قال کان یؤذن بین یدی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا جلس علی المنبر یوم الجمعۃ علی باب المسجد وابی بکر و عمر۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ جمعہ کے دن منبر پر تشریف رکھتے تو حضور کے سامنے مسجد کے دروازے پر اذان ہوتی اور ایسا ہی ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما

کے زمانے میں۔

اور کبھی منقول نہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا خلفائے راشدین نے مسجد کے اندر اذان دلوائی ہو اگر اسکی اجازت ہوتی تو بیان جواز کیلئے کبھی ایسا ضرور فرماتے چنانچہ فتاویٰ قاضی خان جلد اوّل میں ہے :۔

لایؤذن فی المسجد۔
مسجد کے اندر اذان نہ دی جائے

پس اذان کیلئے حدیث سے ثابت کہ اذان ثانی جمعہ امام کے سامنے اور خارج مسجد ہونی چاہیئے جیسا کہ بین یدی و علی باب المسجد سے ظاہر ہے مگر غیر مقلد اپنے امام کی بات کو حدیث پر ترجیح دیتے ہیں بلکہ حدیث کو چھوڑ کر اپنے امام کی بات کو دین مانتے ہیں چنانچہ بقول مجہول جو حق تشریع اللہ کا تھا اپنے علماء کو دیا اور مشرک ہو گئے۔

اس میں غیر مقلدین کا اپنے علماء اور ائمہ کی تقلید کا ثبوت بھی موجود ہے نیز مشہور غیر مقلد مولوی محمد ابراہیم صاحب ناظم جمعیت اہلحدیث فرماتے ہیں "جس طرح نماز میں امام کی اقتداء ضروری ہے اسی طرح امیر کی اطاعت بھی ضروری ہے"

(ہفت روزہ اہلحدیث ص۹۔ ۲۲ر جولائی ۱۹۷۶ء)

کیا اب بھی غیر مقلدین کی تقلید جامد میں کوئی شک باقی رہ جاتا ہے امیر کی اطاعت ایسی جیسی نماز میں امام کی اقتدا یہ ہی تو خالص تقلید ہے تو مجہول کا کہنا کہ مقلد خواہ کتنا ہی موحد کیوں نہ بنے وہ مشرک ضرور ہے تو مطلب یہی ہوا کہ غیر مقلد کتنا ہی موحد کیوں نہ بنے مشرک ضرور ہے البتہ یہ اور بات ہے کہ غیر مقلد کو اولیاء اللہ کی تقلید سے چڑھ ہے مگر اولیاء من دون اللہ کی تقلید و اطاعت ان میں جاری و ساری ہے چنانچہ رامچندر لچھمن و کرشن وغیرہ کو اپنا نبی مانتے ان پر ایمان لانا واجب جانتے ہیں چنانچہ غیر مقلدین کے شیخ قرآن، مولوی وحید الزماں فرماتے ہیں :۔

انهم كانوا انبياء و صلحاء كرامچندر و لچھمن وكشن جی بین الھنود
بل یجب علینا ان نقول امنا بجمیع انبیاءہ و رسلہ لا نفرق بین احد
منھم و نحن لہ مسلمون۔

(ہدیۃ المہدی ص۸۵، اسلامی کتبخانہ سیالکوٹ)

پس غیر مقلدین کے دھرم میں رامچندر کرشن وغیرہ نبی اور ان پر ایمان لانا واجب
اور تقلید فرض حالانکہ مجدد الف ثانی ان کو کافر ذلیل ترین مخلوق فرماتے ہیں۔

رام و کرشن و یا ننداینہا کہ البیہ ہنود اند از کمینہ مخلوقات ورے۔

رام و کرشن اور ایسے سوا ہندوؤں کے جو اور دیوتا ہیں اللہ تعالیٰ کی ذلیل ترین مخلوق ہیں۔

(مکتوبات جلد اوّل مکتوب صد و شصت و ہفتم)

اور غیر مقلد ان کو نبی مان کر ان پر ایمان لانا واجب کہتے ہیں اور نبی اکرم سید دو
عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متعلق کہتے ہیں "اللہ کے اذن کے بغیر نبی کی بات
دین نہیں ہو سکتی" تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بات ماننے کیلئے اس وقت تک
ہرگز تیار نہیں جبتک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ ثابت نہ فرمادیں کہ یہ بات اللہ کے
اذن سے ارشاد فرمائی یہ بھی اپنے شیخ المشائخ مولوی اسمٰعیل دہلوی کی
تقلید میں کہا جا رہا ہے کیونکہ شیخ جی فرماتے ہیں :-

"خود پیغمبر ہی کو یوں سمجھے کہ شرع انہیں کا حکم ہے ان کا جو
جی چاہتا تھا اپنی طرف سے کہدیتے تھے اور وہی بات ان کی امت
پر لازم ہو جاتی تھی سو ایسی باتوں سے شرک ثابت ہوتا ہے"

(تقویۃ الایمان ص۶۱، مکتبہ اسلام وسن پورہ لاہور)

کیسی اچھوتی تقلید ہے نبی کی بات کو دین سمجھ کر مان لینا شرک اور
اپنے شیخ المشائخ میاں اسمٰعیل اور ان کے امام و پیغمبروں کی بات کو دین سمجھنا عین
اسلام ہے اب غیر مقلدین سے یہ سوال ہوتا ہے کہ جو اعمال تمہارے نزدیک

دین ہیں جن پر تم عامل اور حدیث سے ان کو ثابت کرتے ہو اس سے یہ کیونکر لازم آیا کہ یہ احادیث اللہ کے اذن سے فرمائی گئیں چنانچہ ایسی دلیل پیش کریں جس سے یہ ثابت ہو کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اللہ کے اذن سے فرمائی ہیں اور یہ ثابت کرنا محال کیونکہ قرآن کریم کو کتاب اللہ بھی ہم نے حضور کے ارشاد فرمانے پر مانا تو ہمارا کلی اعتماد حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ہے کہ جو بھی فرماتے ہیں وہ حق ہے چنانچہ بار ثبوت تمہارے ذمہ ہے کہ اللہ کا اذن ہونا ثابت کرو ورنہ تم اپنے اصول کے مطابق مشرک : اللہ عزوجل ارشاد فرماتے :-

ما اتکم الرسول فخذوہ
یہ رسول جو تمہیں دیں وہ لو۔

کوئی شرط نہیں کوئی قید نہیں مگر غیر مقلدین کہتے ہیں ہم نہ مانیں جب تک اللہ کا اذن ثابت نہ ہو جائے ۔ یار دھگڑا کیوں کرتے ہو یہ تو مسلمانوں کیلئے کہا گیا ہے تم کو اس سے کیا علاقہ جب تمہارے نزدیک تحقیق مکمل ہو جائے کہ اللہ کے اذن سے ہے تو مان لینا۔

آیت کریمہ پر تبصرہ

اس بیان کے بعد اس کی چنداں ضرورت نہیں رہتی کہ آیت کریمہ کی وضاحت کی جائے، اطمینان غیر مقلدان کے لئے یہ واضح کر دیا جائے کہ کفار کے حق میں نازل ہوئی جو شیطانوں کی پوجا کرتے ان کے بتائے ہوئے راستے (دین) پر چلتے تھے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

ام لھم شرکاء شرعوا لھم من الدین مالم یاذن بہ اللہ۔

یا ان کے لئے کچھ شریک ہیں جنہوں نے ان کے لئے وہ دین نکال دیا ہے کہ اللہ نے اس کی اجازت نہ دی۔

مطلب یہ ہے کہ یا ان کے لئے کچھ شریک ہیں یعنی کفار مکہ اس دین کو قبول کرتے ہیں جو اللہ نے ان کیلئے مقرر فرمایا، یا ان کے کچھ ایسے شیاطین شریک ہیں جنہوں نے

ان کیلئے کوئی دینوں میں سے وہ دین نکال دیا ہے جو شرک اور انکار بعث پر مشتمل ہے چنانچہ تفسیر جلالین شریف میں ہے :

بل لهم الكفار مكة شركاؤهم شياطينهم شرعوا اى شركاء لهم الكفار من الدين الفاسد ما لم يأذن به الله كالشرك وانكار البعث

اور شاہ عبدالقادر صاحب محدث دہلوی لکھتے ہیں :- اے کیا ان کے ساتھ شریک ہیں یعنی کافروں کے ساتھ دیو (شیطان) گناہ کرنے میں شریک ہیں جو راہ بتاتے ہیں انہیں برے دین کی جو شریک مقرر کرنا خدائے تعالیٰ کے ساتھ۔

(تفسیر موضح القرآن)

پھر حضرت مجہول لکھتے ہیں " سورۃ توبہ میں تو اللہ نے صاف فرمادیا

اتخذوا احبارهم ورهبانهم اربابا من دون الله۔

یہود و نصاریٰ جب بگڑے جیسے آجکل کے مسلمان بگڑے ہوئے ہیں تو انہوں نے اپنے علماء اور مشائخ کو رب بنالیا۔

(اصلی اہلسنت ص۲۹)

محقق مجہول یہ آیت کے کونسے جز کا ترجمہ ہے " جب بگڑے جیسے آجکے مسلمان " نزول آیت کو چودہ سو سال ہو چکے یہ کہہ رہا ہے جیسے آجکے مسلمان بگڑے خیر یہ تو انکی دینی فطرت ہے اور اس آیت کو بھی اپنے امام مذہب کی تقلید میں مسلمانوں پر چسپاں کیا جارہا ہے، دیکھو مولوی اسمٰعیل دہلوی لکھتے ہیں " چنانچہ سورۃ براءت میں فرمایا :-

اتخذوا احبارهم ورهبانهم اربابا من دون الله۔

ٹھہرایا انہوں نے مولویوں کو، اور درویشوں کو مالک اپنا ورے اللہ کے

(تقویۃ الایمان ص۱۹)

انداز بیان اور لہجہ اپنا اپنا ہے مگر مفہوم دونوں کا ایک ہی ہے تقلید جامد ہے

جسکی بنا پر غیر مقلد مشرک کہ آیات ربانی میں بھی خیانت سے باز نہیں آتے تو پھر کس کی رعایت کریں گے اللہ عزوجل تو فرماتا ہے :-

وقالت الیھود عزیر ابن اللہ وقالت النصاری المسیح ابن اللہ ذالک قولھم بافواھھم یضاھئون قول الذین کفروا من قبل قاتلھم اللہ انی یؤفکون — اتخذوا احبارھم ورھبانھم اربابا من دون اللہ والمسیح ابن مریم وما امروا الا لیعبدوا الھا واحداً لا الہ الا ھو سبحنہ عما یشرکون۔

اور یہودی بولے عزیر اللہ کا بیٹا اور نصرانی بولے مسیح اللہ کا بیٹا یہ باتیں وہ اپنے منہ سے بکتے ہیں اگلے کافروں کی سی بات بناتے ہیں اللہ انہیں مارے کہاں اوندھے جاتے ہیں انہوں نے اپنے پادریوں اور جوگیوں کو اللہ کے سوا خدا بنا لیا اور مسیح بن مریم کو اور انہیں حکم نہ تھا مگر یہ کہ ایک اللہ کو پوجیں اسکے سوا کسی کی بندگی نہیں اسے پاکی ہے ان کے شرک سے۔

اس مجہول مشرک گر نے جڑ دیا کہ یہود و نصاریٰ جب بگڑے جیسے آجکل کے مسلمان تو ثابت کرے کہ جب یہود و نصاریٰ نے اپنے پیغمبروں کو اللہ کا (معاذ اللہ) بیٹا کہا تو یہ کس مسلمان کا ایمان ہے، یہ اور بات ہے کہ غیر مقلد کو ایسا ایمان ہو غیر مقلدین اور ان کے محقق مجہول نے مسلمانوں کو مشرک بنانے کی ہر چند کوشش کی مگر بحمدہٖ تعالیٰ اپنے اصول کے مطابق خود ہی مشرک ثابت ہوئے علاوہ ازیں مسلمانوں کو مشرک ثابت کرنے کیلئے یہاں تک لکھ دیا کہ مقلد خواہ کتنا بھی موحد بنے وہ مشرک ضرور ہوتا ہے اس مجہول نے ساری امت مرحومہ جن میں اکابر ائمہ دین اور معتمد اساطین اور اولیاء کاملین شامل ہیں کو معاذ اللہ مشرک بنایا۔

چند اسماء آئمہ دین

مقلد ائمہ دین مثلاً امام ابوبکر احمد بن اسحاق جوزجانی تلمیذ التلمیذ

امام محمد - امام ابن السمعانی - امام کباہراسی - امام اجل امام الحرمین امام محمد محمد غزالی - امام برہان الدین صاحب ہدایہ - امام طاہر بن احمد بن عبدالرشید بخاری صاحب خلاصہ - امام کمال الدین محمد بن الہمام - امام علی خواص - امام عبدالوہاب شعرانی - امام شیخ الاسلام زکریا انصاری - امام ابن حجر مکی - علامہ ابن کمال پاشا صاحب ایضاح واصلاح - امام علامہ محمد بن عبداللہ غزی تمرتاشی صاحب تنویرالابصار - امام علامہ خیرالدین رملی صاحب فتاوی خیریہ - علامہ امام علی بن سلطان محمد قاری مکی - امام علامہ شمس الدین محمد شارح نقایہ - امام علامہ زین الدین مصری صاحب بحر - امام علامہ عمر بن نجیم مصری صاحب نہر علامہ امام سید احمد حموی صاحب غمز - امام علامہ محمد بن علی دمشقی صاحب در و خزائن - امام علامہ عبدالباقی زرقانی شارح مواہب - امام علامہ برہان الدین ابراہیم بن ابی بکر بن محمد بن حسین حسینی صاحب جواہر - امام علامہ شیخ محقق برحق عبدالحق محدث دہلوی - امام علامہ احمد شریف مصری طحطاوی - امام علامہ آفندی امین الدین محمد شامی صاحب منیہ، صاحب سراجیہ، صاحب جواہر، صاحب مصفیٰ، صاحب ادب المقال، صاحب تتارخانیہ، صاحب مجمع، صاحب کشف، مؤلفان عالمگیری - جناب شیخ مجدد الف ثانی - شاہ ولی اللہ - شاہ عبدالعزیز وغیرہم رضوان اللہ علیہم اجمعین۔ ائمہ صحاح ستہ تفسیر کے مصنفین ثقہ وغیرہ

علامہ ابن حجر عسقلانی، علامہ بدرالدین عینی

چند اسمار اولیار کاملین

مثلاً امام العارفین ابراہیم بن ادہم - حضرت معروف کرخی - حضرت بایزید بسطامی - حضرت فضیل بن عیاض - حضرت داؤد طائی - حضرت شفیق بلخی حضرت جنید بغدادی - حضرت ابوحامد لفاف - حضرت خلف بن ایوب - حضرت عبداللہ بن المبارک - حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری - حضرت قطب الدین

بختیار کاکی۔ حضرت خواجہ فریدالدین۔ حضرت خواجہ محبوب الٰہی۔ حضرت خواجہ صابر کلیری۔ حضرت سیدنا مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانی۔ حضرت داتا گنج بخش۔ حضرت سیدنا ابوالعلاء احراری اکبر آبادی۔ حضرت خواجہ باقی باللہ۔ حضرت نظام الدین شہید وغیرہم رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کہ سب مقلد تھے ان کو بھی مشرک بنایا خوف خدا نہ آیا۔

مسلمان کو کافر یا مشرک کہنے والے کا حکم

واضح ہو کہ جو کسی ایک مسلمان کو بھی مشرک یا کافر کہے بہر طور احادیث صحیحہ کی بنا پر خود کافر ہے چہ جائیکہ ساری امت مرحومہ اور سلاطین ملت اور اولیاء ملت کو مشرک کہے العیاذ باللہ تعالیٰ۔

امام مالک و احمد و بخاری و مسلم و ابوداؤد و ترمذی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی واللفظ للمسلم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-

ایما امرئ قال لأخیہ کافر فقد باء بھا احدھما ان کان کما قال والا رجعت علیہ۔

جو شخص کسی کلمہ گو کو کافر کہے تو ان دونوں میں سے ایک پر یہ بلا ضرور پڑے گی اگر جسے کہا وہ حقیقتاً کافر تھا جب تو خیر ورنہ یہ کلمہ کہنے والے پر پلٹے گا۔

صحیح بخاری میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-

اذا قال الرجل لاخیہ یاکافر فقد باء بھا احدھما

جب کوئی شخص اپنے بھائی مسلمان کو او کافر کہے تو ان دونوں میں ایک کی رجوع اسطرف ضرور ہو۔

امام احمد و بخاری و مسلم حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور اکرم صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

لیس من دعا رجلاً بالکفر او قال عدو اللہ ولیس کذلک الاحار علیہ ولا یرمی رجل رجلاً بالفسق ولا یرمیہ بالکفر الا ارتدت علیہ ان لم یکن صاحبہ کذالک	جو شخص کسی کو کافر یا دشمن خدا کہے وہ ایسا نہ ہو یہ کہنا اسی پر پلٹ آئے گا اور جو کوئی شخص کسی کو فسق یا کفر کا طعن نہ کرے گا مگر یہ کہ وہ اسی پر الٹا پھرے گا اور جس پر طعن کیا تھا وہ ایسا نہ ہوا۔

علماء فرماتے ہیں یوں ہی کسی کو مشرک یا زندیق یا ملحد یا منافق کہنا بھی علامہ عارف باللہ سیدی عبد الغنی بن اسمٰعیل نابلسی قدس سرہ القدسی حدیقہ ندیہ میں زیر حدیث ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: من دعا رجلا بالکفر باللہ تعالیٰ او اشرک بہ وکذالک بالزندیقۃ والالحاد والنفاق الکفری اھ ملخصاً اور زیر حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کذالک یا مشرک ونحوہ یہ معنی خود انہیں احادیث سے ثابت کہ ہر مشرک عدو اللہ ہے اور عدو اللہ کہنے کا حکم خود حدیث میں مصرح ہے حضرت اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تصریح فرمائی کہ فاسق کہنا بھی پلٹتا ہے تو مشرک تو بہت بد تر ہے بلکہ اخبث اقسام کفار سے ہے۔

پس جن خبثاء نے تمام امت مرحومہ جن میں اکابر ائمہ و مقتدر صلحاء اولیاء اللہ شامل سب ہی کو مشرک کہا وہ بحکم حدیث یقیناً مشرک ہیں وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ و نور عرشہ سیدنا و مولانا محمد و آلہ واصحابہ وبارک وسلم۔

خاکپائے فقہاء:۔

ابو الرضا عبد الوہاب خان القادری الرضوی غفرلہ

۲۳ ربیع الاول شریف ۱۴۰۵ھ مطابق ۱۷ دسمبر ۱۹۸۴ء

روز جان افروز دوشنبہ

مصنف کی دیگر کتب

١۔ شمع ہدایت اور تبلیغی جماعت
٢۔ مودودی اور قرآن
٣۔ تفہیم القرآن کا جائزہ
٤۔ مقام انسانیت
٥۔ بدگمانی گناہ کبیرہ ہے
٦۔ مکروہات نماز
٧۔ جماعت المسلمین کی گمراہی
٨۔ عظمت قرآن
٩۔ تقلید ائمہ ملت
١٠۔ قادری تلوار (زیر طبع)
١١۔ دوست کون؟ (زیر طبع)
١٢۔ اصلی اور نقلی (")
١٣۔ اکابر دیوبند (")
١٤۔ توحیدی فرقہ کی پول (زیر قلم)

ہمارے ہاں دستیاب ہیں

۱۔ بریلی شریف کے تمام طغرے۔

۲۔ تعویذ "تحفۂ عرب"۔ چمڑے میں محفوظ۔ بالکل تیار۔

۳۔ "تحفۂ عرب" پلاسٹک کور میں۔ گھر اور دکان میں آویزاں کرنے کیلئے۔

۴۔ "تحفۂ عرب" فریم کیا ہوا۔

۵۔ نقشۂ "نعلین شریف" آٹھ رنگہ، سہ رنگہ اور یک رنگہ

۶۔ "نوری طغرے" وہابیہ کی داستان ان کی زبانی، آویزاں کرنے کیلئے

۷۔ تصویر "عمامہ شریف" حضور صلی اللہ علیہ وسلم۔

۸۔ انگوٹھی "نقش اعلیحضرت" عام/خاص۔ ۵ اور ۲۴ نقش والی۔

۹۔ کندہ شدہ "نقوش" بریلی شریف

۱۰۔ مختلف قرآنی آیات، کلمہ، بسم اللہ، یا اللہ، یا رسول اللہ، اور درود وسلام کے رنگ برنگ

اسٹیکرز مختلف سائز میں۔

۱۱۔ علمائے اہلسنت کی تمام تصانیف

۱۲۔ قرآن کریم معریٰ، مترجم، کنز الایمان، تاج کمپنی کے قرآن شریف

۱۳۔ نعت، تقاریر اور تلاوت کے کیسٹس

۱۴۔ تسبیحات

۱۵۔ پاکستان بھر کے تمام سنی کتب خانوں کی مطبوعات۔

۱۶۔ درسی اور غیر درسی کتابیں۔